

مسلمانوں کے دین و ایمان کا خاموش قتل

# تبلیغی جماعت حقیقی سید فیہما کا مدنی وارو

ایک ایسا بے غبار آئینہ

جس میں تبلیغی جماعت کے حقیقی خدوخال دیکھے جاسکتے ہیں

تألیف

محمد الیوب شریف القادری

ناشر

جماعت اہلسنت (دیوبند)

مکرمی آفس

جامعہ رضویہ شمس العلوم رضا نگر سید پرانک  
پٹروہ



کتاب \_\_\_\_\_ تبلیغِ جماعت کا حقیقی رُوح

تالیف \_\_\_\_\_ مَحْمَدِ ایوب شریف القادری

کتابت \_\_\_\_\_ مَحْمَدِ ایوب رفاقتی

سن \_\_\_\_\_ ۱۴۱۶ھ / اگست ۱۹۹۶ء

تعداد \_\_\_\_\_

ناشر \_\_\_\_\_ جماعت اہلسنت یوپی

مطبع \_\_\_\_\_

قیمت \_\_\_\_\_

### ملنے کے پتے

① ————— ملکتہ شریک رضا نگر چپراکنک ضلع پٹنہ (یوپی)

② ————— رضا بکڈ پوچارم مسجد فاضل نگر ضلع پٹنہ (یوپی)

③ ————— نور بکڈ پوساجدی پرس گلی نغان چوک گورکھ پور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

پ

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور ان پر شدت و  
سختی کر۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے  
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو۔ لوگ اسے کب پہچانیں گے، فاجر کی برائیاں  
بیان کر دکھ لوگ ان سے بچیں۔

(حدیث بیہقی)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول  
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔

(اعلیٰ حضرت)



- علمائے حق کی ان جہد آتوں و سرفروشیوں کے نام
- جن سے گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھراتے ہیں۔
  - جن کی حق نوائی سے باطل کے یوانوں میں زلزلہ طاری رہتا۔
  - جن کے قلم کی لٹکار سے شایانِ رسوں کے تیرہ و تاریک سازشی سینوں کے جھپٹے اڑتے ہیں۔

محمد ایوب شریف قادری



# تَقْرِیظ

از: حضرت علامہ مولانا محمد امین الدین صاحب قبلہ مصطفیٰ  
شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ اہلسنت حشمت العلوم راسپور کٹرہ بارہ پکی

محمد کا ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اَمَّا بَعْدُ  
اس پر فتنہ دور میں جبکہ گندم نما جو فریادیں بکثرت پائے جا رہے ہیں۔ اور  
کلہ و نماز کی آڑ میں عوام سنی بھائیوں کو اپنے دام تندیر میں پھانس رہے ہیں۔ کہیں  
اجتماع کے نام پر کہیں اور کسی نام پر۔ ضرورت ہے کہ علمائے اہلسنت ان کے  
عقائد کفریہ اور اقوال خبیثہ سے عوام سنی بھائیوں کو حتمی المقدور خبردار کریں اور  
ادن کے فریب سے بچائیں۔ اسکی ضرورت کے پیش نظر حضرت مولانا محمد ایوب شریف القادری  
صاحب قبلہ نے (جو جامعہ رضویہ شمس العلوم رضوانگر پور کنک پٹروہ کے مہتمم اور  
روح رواں ہیں) ایک کتاب کی ترتیب دی جس کا نام ”تبلیغی جماعت کا حقیقی رُوح“  
ہے۔ میں نے اس کا بغور مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہونچا کہ علامہ موصوف نے بڑی  
جانشانی سے کام لیا ہے اور وقت کے ایک اہم تقاضہ کو پورا کیا ہے۔ مولائے تعالیٰ ادن کو  
جسٹائے خیر عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق  
بخشنے اور ادن کی اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔  
تبلیغی جماعت والے اور دیوبندی، دہلوی یہ سارے خبیثا بد مذہب ہیں جنکی بد مذہبی  
حد کفر کو پہونچ چکی ہے۔ اس کا ثبوت آنے والے اوراق دیں گے اور بد مذہبوں سے دور و  
نہور رہنے کیلئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ اگر ساری  
حدیثیں جمع کی جائیں۔ تو ایک دفتہ درکار ہے۔ لہذا بطور نمونہ ایک حدیث پر اکتفا کرتا



# سبب تناہیف

مسلل تین ماہ کی مسافرت اور زیارتِ حرمین شرفین کے بعد وطن کو واپسی ہوئی تو دیکھنے میں آیا کہ ہر جہاں جانب ایک عجیب و غریب انتشار و افرا تفری کی کیفیت اور عقائد و خیال کے ٹکراؤ کی مہیب فضا ضلع دیوریا و پٹنہ پر چھائی ہوئی ہے ہر طرف بحث و مباحثہ کی محفلیں گرم ہیں۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ ساری کیفیت تبلیغی جماعت کے لوگوں کی گاؤں گاؤں گشت و چلت پھرت سے پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ صدیوں پرانے عقائد و نظریات کے خلاف نئے عقائد و نظریے کے پرچار کا لازمی نتیجہ قوی اتحاد کا منتشر ہو جانا، اور باہمی اتفاق کے ختم ہو جانے کے سوا کچھ نہیں۔ چونکہ تبلیغی جماعت نے ضلع دیوریا کی دھرتی پر عالمی اجتماع کے انعقاد کا اعلان کر رکھا تھا۔ اس کی کامیابی کیلئے ارد گرد کے ماحول کو سرگرمی کے ساتھ اپنا ہم خیال و ہم عقیدہ بنانے کی جدوجہد میں بے دریغ طاقت و قوت کا مظاہرہ بھی ضروری تھا۔ اپنے عالمی اجتماع کا تقدس اور نظریات کی پختگی کا پر فریب تصور ذہن و دماغ پر مرتسم کرنے کیلئے مصنوعی تقدس اور بناوٹی انکسار، اور جھوٹی افواہوں و اعلانات کے نہ ٹوٹنے والے سلسلے کا سہارا بھی لینا ضروری تھا۔

جس کے لئے دور دراز کے منجھے منجھائے تبلیغی کارکنوں کی بڑی کھسپ بسیوں ٹکڑیوں میں دیوریا و پٹنہ کے دیہاتوں و قصبوں میں پھیلا دیا گیا۔ اور اس طرح پرسکون ماحول میں پراگندگی پیدا کرنے کی ناپاک جرات کی گئی۔ اجاب اہلسنت نے بار بار اصرار کیا کہ تبلیغی جماعت کے چہرے سے نقاب کشائی کر کے عوام اہلسنت کو دقت کے سب سے بڑے فتنے سے آگاہ کر دیا جائے۔



اور چونکہ فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا برا ہے۔ لہذا ضروری سمجھتے ہوئے اس اہم کام کی انجام دہی پر کمر بستہ ہوا۔

دہابیت نے اپنے باطل نظریات و فاسد خیالات کی تبلیغ کیلئے سینکڑوں رنگ بد لے، ہزاروں مکاریوں سے کام لیا، دلکش و پربہار سائن بورڈ لگا کر دہابیت کا ذہر مسلمانوں کو پلانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن کامیابی نہ مل سکی اب وہی دہابیت تبلیغی جماعت کے بہرہ پیوں کی شکل میں نمودار ہوئی ہے۔ وہابی جماعتوں میں یہ جماعت انتہائی چالاک، دہرا سرا، دقیقہ باز ہے۔ جھوٹ و مکر و فریب کا سہارا لیکر لوگوں میں کلہ و نماز کے نام پر دہابیت کے جراثیم پیدا کرنے کیلئے کوشاں ہے۔

زیر نظر کتاب میں تبلیغی جماعت کی معتبر کتابوں کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ دین کے نام پر مسلمانوں کو بے دین بنانے والی انتہائی چالاک و پرفریب، و دھوکا باز جماعت ہے۔ کلہ و نماز کے نام پر مسلمانوں کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بد عقیدہ بنانا۔ اولیاء اللہ کی عظمت گھٹانا۔ اور مذہب اہلسنت کو مٹا کر دنیا میں دہابیت پھیلانا۔ تبلیغی جماعت کا بنیادی نصب العین ہے۔

چلہ و چلت پھرت کا طریقہ انہوں نے اسی لئے نکالا ہے کہ مسلمانوں کا ذہن تبدیل کرنے کیلئے سفر کی حالت میں انہیں تنہائی و اعتماد کے لمحے میسر آ سکیں۔

ہم اپنے دینی بھائیوں سے ایمان کی سلامتی کی خواہش کی بنیاد **مخلصانہ اپیل!** پر مخلصانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ تبلیغی جماعت کی آواز پر قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار انصاف کی نظر سے ہماری اس تحریر کا مطالعہ فرمائیں۔ جس میں تبلیغی جماعت سے الگ رہنے کی معقول وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میری بات آپ کے دل میں اتر جائے اور مذہب اہلسنت کے خلاف وقت کے جس



بڑے فتنے میں ہوشیار ہو جائیں۔

زیر نظر کتاب میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ سنی مکتبہ فکر کی کوئی بھی کتاب حوالے میں نہ پیش کی جائے۔ تاکہ یہ کہہ کر مجروح نہ کر دی جائے کہ سنی حضرات کا ہم پر بہتان و افتراء ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی ایک ایسی کتاب ہوگی جسکی عبارت سے تبلیغی جماعت کے لوگوں کو یہ کہہ کر دامن چھڑانا مشکل ہوگا کہ یہ تو غیروں کے گھر کی بات ہے۔ اس میں جو کچھ ہے انھیں کے گھر کی ہے۔

اس مقام پر مقصود نگارش اس کے سوا کچھ نہیں کہ زیر نظر کتاب تبلیغی جماعت کے اکابرین و سربراہوں کے تحریروں کی ایسی عکاسی کرے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ دن کے اجلے میں نہیں بلکہ رات کی تاریکی میں بھی پہچان لئے جائیں۔

سینکڑوں راز نہفتے ہیں میرے سینے میں

بات بڑھ جائے گی یارانِ حینِ جانے دو

یہ بڑی ناحق شناسی ہوگی اگر اپنے ان دوستوں کا شکریہ نہ ادا کروں

جنہوں نے فراہمی کتب و دیگر مرحلے میں میرا ہاتھ بٹایا۔

- (۱) حضرت علامہ خوش محمد صاحب قادری (۲) حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب مصلحتی  
(۳) حضرت مولانا ذاکر حسین صاحب نور (۴) حضرت حافظ عبدالقادر صاحب رضوی  
(۵) جناب محمد محفوظ الرحمن صاحب صدیقی (۶) جناب ماسٹر مقصود عالم صاحب صدیقی  
(۷) جناب ڈاکٹر جمال احمد صاحب صدیقی (۸) جناب محمد قاسم صاحب صدیقی

علاوہ ازیں دیگر احباب اہلسنت میں ان تمامی حضرات کا ممنون کرم و سپاس

گزار ہوں۔ والسلام۔ دعاؤں کا طالب

محمد ایوب شریف القادری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَحَمْدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

اکثر و بیشتر شہروں اور دیہاتوں کے مساجد میں نماز کی جماعت ختم ہوتے ہی کچھ لوگ اللہ اور رسول کی باتیں کرنے کیلئے نمازیوں سے رک جانے کی اپیل کرتے ہیں اور چند لوگوں پر مشتمل گلی کوچوں میں بھی جکر لگاتے ہیں۔ جس کو دین کی تبلیغ کا نام دیتے ہیں۔ یہ جماعت تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہے۔

اس جماعت کے ابتدائی پروگرام کچھ اس طرح ہیں۔

○ لوگوں سے کلمہ پڑھوا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے

○ انھیں مسجد میں جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی باتیں کی جائے

○ ان کو نماز کا پابند بنایا جائے اور چلہ و چلت پھرت پر آمادہ کیا جائے۔

○ تبلیغی جماعت کا حقیقی خدو خال و روپ سمجھنے سے پہلے چند مثالوں کو پڑھ کر ایک اصول ذہن نشین کر لیجئے۔

○ — دھوکا باز! ہمدردی اور محبت کی باتیں کر کے بعد میں دھوکا دیتا ہے

○ — زہر دینے والا! کسی میٹھی چیز میں ملا کر، چھپا کر زہر دیتا ہے۔

○ — شکاری! شکار (پرنده) کی بولی بولتا ہے۔ ہوتا تو انسان ہے لیکن اپنے مقصد

کیلئے پرنده بن جاتا ہے۔

○ — مشہور مقولہ! ابھٹی کے دانت کھانے کے اور، دکھانے کے اور۔

یعنی پروگرام کچھ اور ہوتا ہے اور زبان سے کچھ اور کہتے ہیں۔

○ — جاسوس! دشمن ملک کا جاسوس اپنی جاسوسی کا اظہار کئے بغیر ہمارا بن کر

ہماری جڑیں کاٹتا ہے۔

دین میں نیا فرقہ بنانے والا۔ فرقہ بنانے کی مخالفت کرتا ہے اور اندرون خانہ نیا فرقہ

بناتا ہے۔ ع ہیں کو اک کچھ نظر آتے ہیں کچھ



مذکورہ بالا مثالوں اور وزمرہ کے مشاہدات سے یہ بات خوب روشن ہو گئی کہ اگر کوئی جماعت یا فرد خوب اچھی اچھی مسیحی مسیحی باتیں کرے اور خوب خوب زہد و تقویٰ کا اظہار کرے اور اپنے نیک و اعلیٰ مقاصد کی طرف دعوت دے تو ہم پر لازم ہے کہ بغیر سوچے سمجھے اور بغیر پرکھے اس کے ساتھ نہ ہولیں۔ بلکہ اس کے خوب اور ناخوب کا فیصلہ کرتے وقت پوری تحقیق کر کے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں وہ بے دین و بد عقیدہ تو نہیں ہے۔ کہیں رہبر کے لباس میں رہزن تو نہیں ہے۔

کیونکہ — لباس خضر میں یاں سیکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

۵ ایک مسلمہ حقیقت — اعمال کی مقبولیت کا انحصار عقیدے کی صحت پر ہے لہذا عقیدے کا درست اور غیر متزلزل ہونا نہایت ضروری ہے۔ اگر عقائد غلط ہیں تو نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ درحقیقت عقائد جسم کیلئے روح، درخت کیلئے جڑ اور عمارت کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح روح کے بغیر جسم کا قائم رہنا اور جڑ کے بغیر درخت کا سرسبز و شاداب رہنا اور بنیاد کے بغیر عمارت کی تعمیر ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح عقائد کی صحت کے بغیر کوئی عمل دربار خداوندی میں مقبول و منظور نہیں ہو سکتا۔ عقیدے کے بغیر اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

نیک اعمال کی کمی کو عقیدے کی صحت پورا کر دیتی ہے لیکن غلط عقائد کی کمی کو اعمال کی کثرت پورا نہیں کر سکتی۔ بہت ساری مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں کہ ایک آدمی کے پاس نیک اعمال زیادہ نہیں لیکن عقیدے کی صحت، بخشش کا سبب بن گئی۔ لیکن کوئی مثال ایسی نہیں ہے کہ نیک عمل کی کثرت عقیدے کی صحت کے بغیر بخشش کا سبب بنی ہو، اس لئے عمل کا کرام کا قول ہے کہ فسق عقیدہ فسق عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔

اس بات کی تائید میں تبلیغی جماعت کے سرگرم حامی مولانا عالم عثمانی ایڈیٹر تجلی دیوبند

کی تحریر ملاحظہ فرمائیے۔



عقیدہ و خیال کی خرابی بھی بعض مرتبہ اتنی شدید ہوتی ہے کہ تمام اعمال خیر فاسد ہو جاتے ہیں۔ تھوڑا اور آگے لکھتے ہیں کہ جہاں عقیدے کی خرابی پائی جائے گی وہاں اگر نیکو کاری کے پہاڑ بھی کھڑے ہوں تو بھی یہی کہا جائے گا کہ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ تجلی دیوبند خون

عقیدے کی ایک خرابی کا یہ حال ہے تو جہاں بد عقیدگی کے دفرے کے دفرے ہوں وہاں نیک عمل، نیک سیرت، نیک صورت اور نیک گفتاری کی نمائش کیا کام آ سکتی ہے۔ بے دینوں و بد عقیدوں کی صحبت سے بچنا اور انکی کتابوں کو پڑھنے سے گریز کرنا اپنے ایمان کی حفاظت و سلامتی کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ اگرچہ وہ دینداری کی باتیں کرتے ہوں۔ جیسا کہ تبلیغی جماعت کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی تحریر کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے۔ کمالات اشرفیہ ص ۵۵

بد دین آدمی اگر دین کی بھی بات کرتا ہے تو ان میں غلطی لپٹی ہوتی ہوتی ہے۔ اس کی تحریر کے نقوش میں بھی ایک گونہ غلطی لپٹی ہوتی ہوتی ہے۔ اسلئے بے دینوں کی صحبت اور بے دینوں کی کتابوں کا مطالعہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔

عقیدے کی خرابی کو ہی بے دینی کہتے ہیں، اس لئے عقیدہ کا درست و غیر متزلزل ہونا لازمی و ضروری ہے۔ ورنہ نیکو کاری کی نمائش بے سود و بے کار ثابت ہوگی، اگرچہ نیک اعمال پہاڑ کے برابر ہوں یا جزیروں کے ذروں کے برابر ہوں ان کا کوئی اعتبار نہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عقائد کی صحت پر زیادہ زور دیا ہے۔ لہذا کوئی غیرت مند مسلمان کسی ایسی تحریک کو ہرگز قبول نہیں کر سکتا جس سے ایمان و عقیدے کے جذبے کو ٹھیس پہونچتی ہو۔ بے عمل رہنا یقیناً بد نصیبی کی بات ہے۔ لیکن عمل کے نام پر بد عقیدہ بن جانا آخرت کا اتنا بڑا نقصان ہے کہ جسکی تلافی ممکن نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کے متعلق خوب و ناخوب کا فیصلہ کرتے وقت دیکھنے کی چیز یہ نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں میں دینی زندگی برپا کرنے کی جدوجہد کرتی ہے۔ دراصل دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ



وہ بے دین و بد عقیدہ تو نہیں ہے۔ اب جہاں تک اسکی بے دینی و بد عقیدگی کا سوال ہے تو آگے چلئے اور بد عقیدگی کی سیاہ روداد کا مطالعہ کیجئے

○ — نجد کے وہابی مذہب کو دنیا میں پھیلا کر مسلمانوں کو بد عقیدہ بنانے والی تبلیغی جماعت احادیث صحیحہ کی روشنی میں —

عن ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم

۱۔ **نجدی فتنہ** باریک لنا فی شامنا اللہم باریک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ فی نجدنا قال اللہم باریک لنا فی شامنا اللہم باریک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ فی نجدنا فاطنہ قال فی الثالثۃ ہذا فی الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان۔ (بخاری شریف)

ترجمہ ۱۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ خداوند ہمارے لئے ملک شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ وہیں نجد کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں بھی! اس پر حضور نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ خداوند ہمارے لئے ملک شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔ پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے درخواست کی کہ ہمارے نجد میں بھی یا رسول اللہ راوی کا بیان ہے کہ غالباً تیسری بار حضور نے فرمایا کہ وہ زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے۔ وہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔

تبلیغی جماعت کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی

۳۔ **نجدی فتنہ کا ظہور** کی زبانی۔ (صدر الصدور دیوبند)

نجد بن عبد الوہاب نجدی ابتداءً تیرہویں صدی میں نجد عرب میں ظاہر ہوا۔ اور چونکہ خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل و قتال کیا۔ انکو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو مال غنیمت اور حلال سمجھا کیا۔ اور



اور ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔  
(شہاب ثاقب ص ۴۲)

## (۳) نجدی گروہ حدیث صحیح کی زبانی

عن شریک ابن شہاب (مرفوعاً الى ان يقال) ثم  
قال يخرج في آخر الزمان قوم كان هذا امنهم يقرؤون  
القرآن لا يجاوزون اقصاهم يقرءون من الاسلام كما  
يقرء السهم من الرمية سيماهم التحليق لا يزالون  
يخرجون حتى يخرج اخرهم مع المسيح الدجال  
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۹)

ترجمہ ہے۔ حضرت شریک ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک جماعت نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے  
لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہ اترے گا۔ وہ لوگ دائرۃ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے  
جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔ ان کی خاص علامت سر منڈانا ہوگی۔ وہ اسی طرح  
گروہ درگروہ نکلے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کا آخری دستہ مسیح دجال کیساتھ  
نکلے گا۔

## (۴) نجدی گروہ کے پہچان کی تصدیق

عرب کے مشہور مؤرخ حضرت علامہ ذہبی و ہانکی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی۔  
سماہم التحلیق تصریح بہذہ الطائفة النجدية لانهم  
كانوا يامرون كل من التبعهم ان يحلق راسه ولم يكن هذا  
الوصف لاحد من طوائف الخوارج والمبتدعة الذين كانوا قبل



زمن ہولاء۔

آخری زمانے میں نکلنے والی جماعت کی پہچان کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ان کی خاص علامت سر منڈانا ہوگی۔ نجدی گروہ کے بارے میں بالکل صراحت ہے۔ کیونکہ سر منڈانا انھیں لوگوں کا جماعتی شعار ہے۔ ان سے قبل خوارج اور بے دین فرقوں میں سے کسی فرقے کے اندر یہ علامت موجود نہیں ہے۔ تبلیغی جماعت کے مجدد مولوی رشید احمد گنگوہی کی زبانی۔

(۵) گروہ کا نام۔ حضرت ابن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو دہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد مذکور تھے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۳۵)

(۶) دہابی گروہ سے تبلیغی جماعت کے سربراہوں کا تعلق

— تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا منظور نعمانی نے اپنے دہابی ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اور ہم خود اپنے بارے میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت دہابی ہیں۔ (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۲۰۲)

— تبلیغی جماعت کے سرپرست مولوی زکریا شیخ الحدیث نے اپنے دہابی ہونے کا اعلان کیا۔ حوالہ ۱۔ مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا دہابی ہوں۔ (سوانح کاندھلوی ص ۲)

— تبلیغی جماعت کے مرکز عقیدت مولانا اشرف علی تھانوی کا اظہار دہابیت حوالہ ۱۔ بھائی یہاں دہابی رہتے ہیں۔ یہاں فاتحہ دنیا کیلئے کچھ مت لایا کرو۔ (اشرف السوانح ص ۴۵) اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہو۔ سبکی تنخواہ کر دوں۔ پھر دیکھو خود ہی سب دہابی بن جائیں۔ حوالہ ۱۔ الاضافات یومیہ ص ۲۳۲

(۷) نجدی حکومت کے ساتھ تبلیغی جماعت کا معاہدہ

— تبلیغی جماعت کے سربراہ مولانا ابوالحسن ندوی نے اپنی کتاب مولانا



ایلاس اور ان کی دینی دعوت میں نجدی حکومت کے ساتھ تبلیغی جماعت کا ایک معاہدہ نقل کیا ہے۔ جو بانی جماعت مولانا ایلاس صاحب کے معتمد خصوصی مولوی احتشام الحسن اور حکومت نجد کے شیخ الاسلام قاضی القضاة (حیث جسٹس) عبداللہ ابن حسن (جو محمد ابن عبدالوہاب کی اولاد میں سے ہیں) کے درمیان عمل میں آیا۔

### معاہدہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے

مولوی احتشام الحسن صاحب نے مقاصد تبلیغ کو اختصار کے ساتھ نوٹ کر کے شیخ الاسلام رئیس القضاة عبداللہ ابن حسن کے یہاں پیش کیا، مولانا ایلاس اور مولوی احتشام الحسن ان کے یہاں بھی گئے انہوں نے بہت ہی اعزاز و اکرام کیا اور مہربانیت کی خوب خوب تائید کی اور زبانی پوری ہمدردی اور اعانت کا وعدہ کیا۔ (مولانا ایلاس اور ان کی دینی دعوت ص ۱۷)

### تبلیغی جماعت کا حقیقی رُوپ

کسی بھی مذہب یا تحریک کے مقاصد معلوم کرنے کا بہترین ذریعہ اس تحریک کے بانی اور اکابرین کی کتابوں سے ہی ہوتا ہے۔

تبلیغی جماعت کے بانی مولانا ایلاس دہلوی ہیں۔ تبلیغی جماعت کے اہم ستون مولوی محمد یوسف صاحب و مولانا زکریا شیخ الحدیث صاحب اور مولانا منظور نعمانی ہیں۔

تبلیغی جماعت کے اکابرین میں مولانا اشرف علی تھانوی و مولانا رشید احمد گنگوہی و مولانا اسماعیل دہلوی اور مولانا محمد قاسم



ناتوی وغیرہ شامل ہیں۔

پچھلے صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ مذکورہ رہنماؤں نے پر ملا اپنی وہابیت کا اقرار و اعتراف اپنی تحریروں میں کر لیا ہے۔ اور نجدی تحریک کے بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے عقائد کی عمدگی کا بھی اعتراف کیا ہے۔

زمانہ سال کے فرقے میں نجدی وہابی فرقے نے  
**وہابیت اور نجدیت** جس بے دردی کے ساتھ اسلام کی حرمت اور  
 انبیاء و اولیاء کی عظمت پر حملہ کیا ہے وہ تاریخ کا ایک انتہائی الم ناک واقعہ ہے۔

یہ گروہ بارہویں صدی ہجری میں نجد سے ظاہر ہوا اس کا بانی محمد ابن عبدالوہاب نجدی ہے۔ اس کے ماننے والوں کو وہابی کہتے ہیں۔ جنکے باطل عقائد اور فاسد خیالات کی ہلکی جھلک پچھلے اوراق میں دیوبند کے صدر الصدور کی زبان پر پڑھ چکے ہیں۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق جہاں اس کی بد مذہبی اظہار من الشمس ہے۔ وہیں اس کے کارنامے و نظریات و قتل و قتال سے بھی خوب ظاہر ہے۔ ابتداءً یہ مذہبی تحریک ہی تھی لیکن قوت و طاقت پانے کے بعد سیاسی بن گئی۔ چند معتبر کتابوں و رسالوں کے حوالے سے ان کے کارنامے و عقائد کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں۔

**عہد وہابیوں نے کیا کیا؟ کیا کہا؟ اور کیا کہتے ہیں؟**

۵۔ انھوں نے — اپنے سوا ہر ایک کے مشرک ہونے کا اعلان کیا۔

۵۔ انھوں نے — بار بار اتنی آیت تکمیدین جدید کا اعلان کیا۔

۱۔ کتاب التوحید — محمد ابن عبدالوہاب نجدی — ۴۔ حیات طیبہ — مرزا حیرت دہلوی  
 ۲۔ محمد ابن عبدالوہاب — مسعود عالم ندوی — ۵۔ درالسنہ — علامہ ذہبی و دہلوان مکی  
 ۳۔ سوانح احمدی — مولوی جعفر نقاش سیری — ۶۔ الصواعق المہیہ — شیخ سیمان بن عبد الوہاب نجدی



(میں تمہارے پاس نیا دین لایا ہوں)

○ انھوں نے — مکہ و مدینہ پورے جہان و عرب بلکہ تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک گردانا۔

○ انھوں نے — مسلمانوں کے خلاف قتل و قتال کو باعث ثواب و رحمت بلکہ واجب قرار دیا۔ اِنی ادعوکم الی الدین و جمیع ما ہو تحت السبع الطباق مشرک علی الاطلاق و من قتل مشرکاً فله الجنة۔ (کتاب التوحید)

○ انھوں نے — یہود و نصاریٰ و اصلاً و نسلاً بت پرست کفار و مشرکین سے دوستی کی اور ان کو کچھ نہ کہا۔

○ انھوں نے — اپنے مفسدانہ و کافرانہ نظریات کو بزورِ شمشیر مسلمانوں سے منویا

○ انھوں نے — پورے عالم اسلام کے مسلمہ معتقدات کو کفر و شرک اور بدعت و ضلالت قرار دیا۔

○ انھوں نے — اپنے زمانے کے مسلمانوں کو ابو جہل و ابولہب سے بڑا مشرک قرار دیا۔ (کتاب التوحید)

○ انھوں نے — ۶۰ھ سے ۱۲۰ھ تک کے تمام دینی مشائخ اور علمائے کرام کو مشرک گردانا۔

○ انھوں نے — شان رسالت میں انتہائی گستاخیاں اور دریدہ دہی کا مظاہرہ کیا۔

○ انھوں نے — اپنے ہاتھ کی لاکٹی کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نفع بخش قرار دیا۔

○ انھوں نے — حرم پاک میں خون کی ندیاں بہائیں۔

○ انھوں نے — مدینہ و حجاز مقدس کے باشندوں کا خون حلال ٹھہرایا۔



○ انھوں نے \_\_\_\_\_ مکہ مدینہ و حجاز مقدس کے عملائے کرام و صلیحان کو شہید کیا  
○ انھوں نے \_\_\_\_\_ شہداءِ واحد و بدر کے مقبروں کو مسمار کرنے کی ناپاک جسارت  
کی۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ خانوادہ رسول علیہ السلام سادات کرام کو ڈھونڈ، ڈھونڈ  
کر شہید کیا۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ مقامات مقدسہ میں تین دنوں تک قتل و غارت و لوٹ مار کا  
بازار گرم رکھا۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ طائف و کربلا و دیگر شہروں میں شیرخوار بچوں کو ماؤں کی گود  
میں ذبح کیا۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ خانہ کعبہ و حرم نبوی میں پناہ لینے والوں کا بیدردی سے قتل کیا

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ حرمین شریفین کی پاک دامن بیبیوں کو تین دنوں تک نجدی  
درندوں پر عصمت دری کیلئے حلال کیا۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی کی اور صنم اکبر کہا۔  
ہذا صنم اکبر (یہ سب بڑا بات ہے) معاذ اللہ۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غلاف سے ننگا کیا اور تمام قیمتی  
اشیاء کو لوٹ کر لے گئے۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ خانہ کعبہ کو غلاف کعبہ سے ننگا کیا اور تمام قیمتی چیزیں اٹھا کر لے  
گئے۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ کربلا میں امام حسین کے روضہ مبارک کی بے حرمتی کی اور

دیگر مزارات شہداء کو مسمار کیا۔ اور نہتے مسلمانوں کو بیدردی  
سے قتل کیا۔ اور ان کے مال و اسباب لوٹ لے گئے۔

○ انھوں نے \_\_\_\_\_ مکہ مکرمہ کے قبرستانِ جنت المعلیٰ و مدینہ منورہ کے قبرستان



جنت البقیع کے تمام مزاراتِ اہلبیت و صحابہ کرام و بزرگان  
دین کو مسمار کیا۔ توہین و بے حرمتی کی غلطیوں بھی کیں۔ بندوں  
چلائیں۔

● انھوں نے — خاتونِ جنت و حضرت عائشہ و حضرت خدیجہ و حضرت عثمان  
غنی ذوالنورین کے مزارات مقدسہ کو مسمار کیا۔ توہین و بے  
حرمتی کی غلطیوں بھی کیں۔ بندوں چلائیں۔

● انھوں نے — سید الشہداء شہیدِ خدا حضرت امیرِ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
مزار شریف اور مسجد کو مسمار کیا۔

● انھوں نے — سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادگار مسجدوں کو  
مسمار کیا۔ یا بند کر دیا۔

● انھوں نے — مسجد ہلال و مسجد کوثر وغیرہ بھی مسمار کر دیا۔

● انھوں نے — مقامِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر گھوٹے باندھے۔

(العیاذ باللہ)

آج بھی وہابی گروہ اسی قسم کے عقائد و نظریات رکھتا ہے اور اپنے دلوں میں  
تمام مسلمانوں کو مشرک گردانتا ہے۔ جب تک کلاس کے حق میں حالات اچھے نہ ہو جائیں  
یہ بھیس و ہابیت کی چند جھلکیاں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ اب آئیے اور آپ خود ہی حق و  
انصاف کے ساتھ تفصیل معلوم کرنے کیلئے آگے کا مطالعہ ایک ایسے منصف کی نظر  
سے کیجئے کہ اگر آپ کو اپنے خلاف بھی فیصلہ کرنا پڑے تو کوئی غلط جذبہ درمیان میں حائل  
نہ ہو۔

تبلیغی جماعت کے بانی  
مولانا الیاس دہلوی

تبلیغی جماعت کا اصل مقصد

کے بیان کے مطابق علماء دیوبند کی ان تعلیمات کو پھیلانا ہے جن سے مسلمانوں کا اتحادی



غارت نہ ہو جائے۔ بلکہ عشق و ایمان کی غیرت کے ساتھ ایک مسلمان کا جینا بھی دو بھر ہو جائے۔

ایک مرتبہ مولانا الیاس نے فرمایا کہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔

(ملفوظات مولانا الیاس ص ۵۵)

معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا اصل مقصد دین کی تبلیغ نہیں بلکہ مولانا تھانوی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔

**ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔** ناظرین آپ نے سنا ہوگا کہ تبلیغی جماعت

کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے۔ لوگوں کو نمازی بنانا ہے، نماز کی عادت ڈالنی ہے نماز سکھانا ہے۔ انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ یہ بھی کتنا بڑا فریب و دھوکا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولانا الیاس کا بیان پڑھئے مولانا منظور نعمانی کی کتاب دینی دعوت

ظہیر الحسن میرا مدعی کوئی پاتا نہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے۔ میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز ہرگز تحریک صلوٰۃ نہیں ہے بڑی حشر سے فرمایا کہ میاں ظہیر الحسن ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔

معلوم ہوا کہ تبلیغی گشت سے لیکر کلمہ و نماز کی دعوت تک انہیں سے کوئی سچیز بھی محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوئے دین کے ساتھ وابستہ نہیں ہے یہ لوگ دین کا نام صرف اس لئے لیتے ہیں کہ اپنے خود ساختہ دین سے تمہارے دین کا تبادلہ کر سکیں۔ اس لئے کہ ان کا مقصد ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ یہ کتنا بڑا فریب اور دھوکا ہے کہ دل کے تہ خانے میں تو یہ مقصد چھپا رکھا ہے۔ اور مسلمانوں



سے کہتے ہیں کہ تو خدا اور رسول کا دین پھیلانے نکلے ہیں۔

**سفید جھوٹ** تبلیغی جماعت کے لوگ یہ کہتے پھرتے ہیں کہ یہ صحابہ

کی سنت ہے۔ انبیاء کا طریقہ ہے تو کان کھول کر سن لیا جائے کہ یہ بھی سفید جھوٹ ہے اور غایت درجہ کافر ہے۔ میں نہیں کہتا بلکہ بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس احمد دہلوی کا بیان اسی ملفوظات میں ص ۱۵ پر پڑھئے۔

ایک دن فرمایا ا۔ [اس تبلیغ کا طریقہ بھی مجھ پر خواب میں منکشف ہوا] مطلب یہ ہے کہ تبلیغ کا یہ طریقہ مجھے خواب کے ذریعہ معلوم ہوا۔ یہ طریقہ قرآن و حدیث میں منقول نہیں ہے۔ قرآن و حدیث سے بے نیاز ہو جانے والا ہی محض خواب پر دینی کام کی بنیاد ڈال سکتا ہے۔

کیوں نہ ہو جبکہ بانی تبلیغی جماعت کا دعویٰ ہے کہ وہ مثل انبیاء ہیں۔ خود فرماتے ہیں۔ اسی ملفوظات میں ملاحظہ فرمائیے ص ۱۵ پر

[کنتم خیر امة الحق کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء علیہم السلام لوگوں کیلئے ظاہر کئے گئے ہو۔

مثل انبیاء کی خود ساختہ تفسیر، شیطانی خواب، وزعم باطل کے بعد تنقیص انبیاء کی مزید حبارت ملاحظہ فرمائیے۔

تبلیغی جماعت کے کارکنوں کا انبیاء علیہم السلام سے موازنہ کرتے ہوئے لکھتے

(مکاتیب مولانا الیاس ص ۱۰۷)

اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنے کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں۔ جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکیں

(مکاتیب الیاس ص ۱۰۷)

ہیں



الاماں والحفیظ! کارکنوں میں گستاخی رسول کا ایسا مکروہ جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے کیوں نہ ہو۔ یہی تو چلت پھرت کا مقصد اولیں ہے۔ اور دیکھئے یہ کوئی اتفاقی جملہ نہیں ہے۔ بلکہ تبلیغی جماعت کے مجدد و پیشوا مولوی حسین احمد مدنی اور دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے بھی اپنے اس عقیدے کا اظہار کیا ہے۔

[پیغمبر کو عمل کی وجہ سے فضیلت نہیں۔ عمل میں تو بعض امتی پیغمبر سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ (رسالہ مدینہ، بجنور، جولائی ۱۹۵۱ء)]

مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں۔ (تحدیر الناس ص ۵)

[انبیاء اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل تو اس میں بس اوقات بظاہر امتی سادہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں]

اس کے علاوہ کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ تبلیغی جماعت کی بدعقیدگی دے دینی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہاں! یا

## فیصلے کی کسوٹی

تو انکار کر دیا جائے کہ وہ کتابیں انکی نہیں ہیں۔ یا میں نے غلط الزام لگائے ہوں تو ثابت کیا جائے کہ یہ حوالے غلط ہیں۔ اگر ان دونوں میں کوئی بات بھی نہیں ہو پاتی تو سن لیا جائے کہ نماز و کلمہ اور تقویٰ کی لالچ میں اصل دین ہی سے ہاتھ دھو بیٹھنا دینداری نہیں۔ بلکہ دینداری کے نام پر دین سے کھلی ہوئی بغاوت ہے۔

تبلیغی جماعت نے جنکی تعلیمات کو عام کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ ان میں

سرفہرست مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ اور ان کے قطب و مجدد مولوی رشید احمد گنگوہی ہیں۔ جنکے نزدیک مولوی اسماعیل دہلوی کی رسولؐ نے زمانہ کتاب و تقویۃ الایمان رکھنا عین اسلام ہے۔

اب آئیے ان کے افکار و عقائد و تعلیمات کے چند نمونے انھیں کی معتبر کتابوں

کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیے۔ (بلا تبصرہ)



○ — تبلیغی جماعت کے اکابرین کا متفقہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور کا تصور کرنا گدھے اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا برا ہے۔ (مراۃ المستقیم ص ۹)

[اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔]

○ — تبلیغی جماعت کے اکابرین کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ حوالہ (تقویۃ الایمان) ص ۱۲

[ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔]

○ — ان کا عقیدہ ہے کہ محمد و علی کسی چیز کے مالک و مختار نہیں ہیں۔

حوالہ (تقویۃ الایمان) ص ۳۳

[جس کا نام محمد و علی ہے کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔]

○ — ان کے نزدیک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی

چاہئے۔ حوالہ (تقویۃ الایمان) ص ۳۵

[حضور کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہئے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔]

○ — ان کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں۔

حوالہ تقویۃ الایمان ص ۳۶

[پھر بھیجا ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جس کے دل میں ایک رانی کی دانہ بھرا ایمان سورہ جادیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں۔ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔]

یعنی چل گئی وہ باؤ (ہوا) اور مر گئے تمام بندے جنہیں ایمان تھا۔ اور وہ رہ گئے نرے کافر۔



۵۔ ان کے نزدیک گنگوہی صاحب قبلہ حاجات ہیں۔ روحانی بھی جسمانی بھی  
 [خواجہ دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب]  
 [گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی] مرثیہ ص ۵

نوٹ:- رسول کریم، مولیٰ علی، امام حسین، غوث اعظم، خواجہ غریب نواز کو حاجت  
 روا کہنا ان کے نزدیک شرک ہے۔ چونکہ غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہے۔  
 ۵۔ علمائے دیوبند کے نزدیک عارفان باللہ خانہ کعبہ پہنچ کر گنگوہی کی تلاش  
 کرتے ہیں۔ مرثیہ ص ۱

[پھرے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہی کا رستہ]  
 [جو رکھتے اپنے سینوں میں بھی ذوق و شوق عرفانی]

۵۔ ان کے نزدیک مولانا رشید احمد گنگوہی کا حکم قضائے مبرم ہے جو کبھی ٹل نہیں  
 سکتا۔ مرثیہ ص ۲۲

[نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا]  
 [اسکا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مبرم]

۵۔ ان کے نزدیک گنگوہی صاحب صدیق اکبر و فاروق اعظم دونوں ہی تھے۔

[وہ تھے صدیق و فاروق پھر کہئے عجب کیا ہے]  
 [شہادت نے تہجد میں تہ مہوسی کی گر ٹھانی] مرثیہ ص ۱۲

۵۔ ان کے نزدیک گنگوہی صاحب صدیق بھی، شہید بھی، اور قبلہ دین بھی ہیں اور  
 کعبہ ایمان بھی، اور حیات ابدی سے سرفراز بھی ہیں۔ مرثیہ ص ۱۱

[شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ]  
 [حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی]

۵۔ تمام علماء و اکابرین تبلیغی جماعت کا عقیدہ ہے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے  
 اس کے لئے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ یک روزی ص ۱۲۵



درست نہیں۔ حوالہ ۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲۔

محرم الحرام میں ذکر شہادت حسین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا، نادرست اور تشبیہ و تافض کی وجہ سے حرام ہے۔

۵۔ ان کے نزدیک مجلس میلاد شریف اگرچہ بغیر قیام کے ہو اور بروایت صحیح ہو تو بھی

ناجائز ہے۔ حوالہ ۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲۔

سوال ۱۔ انعقاد مجلس میلاد شریف بدون قیام بروایت صحیح درست ہے۔

الجواب ۱۔ انعقاد مجلس مولود ہر حال میں ناجائز ہے۔

۵۔ ان کے نزدیک بستیوں میں پھرنے والا اور نجاست کھانے والا کو اکھانا

درست و ثواب ہے حوالہ ۱۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۹۳۔

۵۔ ان کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ

ہے۔ اور شیطان کے علم کی زیادتی قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور حضور کی وسعتِ

علم کے لئے ان کے نزدیک کوئی نقص قطعی نہیں۔

حوالہ ۱۔ براہین قاطعہ ص ۱۷۷ مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلافِ نصوص و شریکات دلائل بعض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعتِ نفس سے ثابت ہوئی۔ فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

۵۔ یہ لوگ خداوندِ قدوس کے علاوہ اپنے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی کو مرنی خلا

کہتے ہیں۔ کیا یہ خدائے پاک کی توہین نہیں ہے۔

دیکھئے کتابِ مرثیہ رشید احمد گنگوہی مصنفہ مولانا محمود الحسن دیوبندی ص ۹۱



[کو مانے اس کے سوا کسی کو نہ مانے۔ اور وہ کو ماننا خبط ہے]

تقویۃ الایمان ص ۱۲۷

○ — انکے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم مرکز مٹی میں مل گئے۔ معاذ اللہ  
[یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں]

تقویۃ الایمان ص ۱۲۷

## مولانا اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کے چند نمونے

پچھلے اوراق میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس دہلوی کا بیان ہے کہ جماعت کے قیام کا مقصد مولانا اشرف علی کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔ یہ وہی مولانا تھانوی ہیں جن کو برٹش گورنمنٹ چھ سو روپے ماہانہ دیتی تھی ان کے بھائی جناب مظہر علی صاحب سی۔ آئی۔ ڈی کے بڑے عہدے پر فائز تھے۔ جیسا مولوی حسین احمد مدنی نے مکتوبات شیخ جلد دوم پر اس کا ذکر کیا ہے۔ یہی تھانوی صاحب ہیں جنکو علماء دیوبند حکیم الامت، حجۃ اللہ فی الارضین، اور جامع المجددین جیسے خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ جس کا علم تھانوی صاحب کو بھی گمان و ظن کے مرتبے میں نہیں۔ بلکہ علم ضروری کے مرتبہ میں حاصل تھا کہ (یقیناً میں اللہ کی حجت و دلیل) ہو کر آیا ہوں غرضیکہ اہل دیوبند کے مادر زاد ولی، بزرگ، جامع المجددین۔ حجۃ اللہ فی الارضین سے تدریجاً نبوت و رسالت تک پہنچے۔ اور اپنے مرید سے اپنا کلمہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھواتے ہیں۔

نبوت کے لئے انھیں کی معتبر کتابوں میں پڑھئے۔

○ — اشرف السوانح ص ۲۴ کی ایک روایت پڑھئے جو تھانوی صاحب کی عہدِ طفولیت کے آثارِ نیک سے ہے۔

[حضرت کی تالی صاحبہ نے جن کے پاس بچپن میں رہے ہیں]



صاحب کے تجدیدی کارنامے کے زیر عنوان فرماتے ہیں۔

یہی اصلاحی و تجدیدی جامعیت ہے جو ذالک الکتاب والے  
دین کے جامع المجددین کی سیکڑوں کتابوں کے ہزاروں صفحے  
اصلاحی و تجدیدی صورت میں پھیلی ہوئی ہے۔

معلوم ہوا کہ مولانا کھاناوی علی اردو بند و تبلیغی جماعت کی نظر میں مادر زاد  
ولی، اور حجۃ اللہ فی الارض، اور جامع المجددین ہیں۔ اور موصوف کو پرکشش گورنمنٹ  
سے چھ سو روپے ماہانہ ملتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیے مکالمۃ الصدرین ص ۹

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں۔

دیکھئے مولانا شرف علی کھاناوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے  
مسلم بزرگ اور پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے  
سنا گیا ہے کہ انکو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے  
دیئے جاتے تھے۔

اس مختصر تعارف کے بعد مولانا کھاناوی کی رسول دشمنی اور ان کی تعلیمات کے  
چند نمونے اس مختصر سی کتاب میں ملاحظہ فرمائیے۔ اور پچھلے اوراق میں آپ مولانا کھاناوی  
کا اقرار و اعتراف و ہابیت بھی پڑھ چکے ہیں۔ اتحاد اور یکتائیت کا لفرہ لگانے والوں  
نے کتنی خوبصورتی کے ساتھ مسلمانوں کے مسلمہ اعتقادات پر حملہ کر کے جہاں مسلمانوں  
کے اخلاق و اتحاد کو پامال کیا ہے۔ وہیں اپنی نمک خواری کا بھی ثبوت دیا ہے۔

○ کھاناوی صاحب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں  
و جملہ حیوانات و بہائم سے تشبیہ و تمسک کی شان میں کھلی ہوئی توہین کی ہے اور سارے  
مسلمانوں کا دل دکھایا ہے۔ اور علماء عرب و عجم سے توہین پر کفر کا فتویٰ پایا ہے۔

دیکھئے کتاب حفظ الایمان ص ۵



[کی ضرورت ہے اور روایات مجھ کو مستحضر نہیں ہیں۔]

یہ ہیں تھانوی صاحب جو حکیم الامت ہیں۔ جامع المجددین ہیں۔ اور حجۃ اللہ فی الارض ہیں۔ آنجناب کو شرک و بدعت کے اقسام زیادہ تھیں۔ شادی میں سہرا باندھنا شرک۔ علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، نام رکھنا شرک۔ لیکن اگر ذہن خالی تھا تو فضائل رسول سے چونکہ اس عنوان پر روایتوں کی ضرورت تھی وہ آنجناب کو مستحضر نہ تھیں۔ حالانکہ یہ ایک عاشق رسول کیلئے ایسا محبت بھرا عنوان ہے۔ جبہ گھنٹوں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا سما باندھ سکتا ہے مگر یہ بیان معلومات کے ساتھ عقیدت و محبت کا سرمایہ بھی چاہتا ہے۔

وہ بد نصیب کیا بولے گا۔ جو حفظ الایمان جیسی گندہ و کفری کتاب چھوڑ کر دنیا سے گیا ہو۔ جو قیامت تک مسلمانوں میں انتشار و افتراق کا باعث بنی رہے گی۔

محبت کو سمجھنا ہو تو نا صبح خود محبت کر  
کنائے سے کبھی اندازہ طوفاں نہیں ہوتا

اور اس پر بھی تو غور کیجئے۔

[حضرات اکابر نے فرمایا کہ اپنی جماعت کی مصلحت کے لئے  
حضرت سرورِ عالم کے فضائل بیان کئے جائیں۔]

کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کی چہار دیواری میں عقیدت و محبت کی بنیاد پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان نہیں ہوتے۔ بلکہ مصلحت کی بنیاد پر۔ چونکہ مصلحت آن پڑی ہے۔ لہذا خلاف عادت و معمول کچھ فضائل رسول بیان کر دیئے جائیں۔

[تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شہ ہے وہ دور ہو جائے]

جو جان ایمان ہو، جو جوہر ایمان ہو، جو مرکز ایمان ہو، جس کی محبت ہی کا نام ایمان ہو۔ اسی کے فضائل و مناقب و کمالات بیان کرنا عقیدت و محبت سے



جواب :- اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جس کی طرف رجوع کرتے ہو [وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت (پابند سنت) ہے۔]

مان لیا کہ مرید بے اختیار تھا، زبان قابو میں نہیں تھی، حالانکہ وہ بیدار تھا لیکن بھانوی کا قلم تو بیدار تھا، وہ تو اختیار میں تھا، انھوں نے ہوش میں رہتے ہوئے ایک صریح کلمہ کفر کی تائید کیوں کی۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ دونوں میں کوئی بے اختیار نہیں تھا۔

غور فرمائیے! لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ، واللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی، یہ دونوں عبارتیں اور مولانا بھانوی کی رضا مندی کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ تسلی ہے۔ چونکہ متبع سنت ہوں لہذا خوب پڑھو۔ اس بات کو سب مسلمان جانتے ہیں کہ حسب طرح کسی نبی کی نبوت کا انکار کفر ہے۔ ایسے ہی غیر نبی کی نبوت کا اقرار بھی کفر ہے۔ اور کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے۔ یہ شریعت کی کھلی ہوئی روشن دلیل ہے۔ کوئی بھی مفتی ہو اس قانون کے تحت کہ «الرضا بالکفر کفر» کفر سے راضی ہونا کفر ہے۔ کافتویٰ دے سکتا ہے۔ جو موصوف کیلئے بھی قابل قبول ہوگا حیات ہے! اتنی کھلی ہوئی گمراہی کے بعد بھی تسلی یعنی جماعت کو اصرار ہے کہ وہ بھانوی صاحب کے تعلیمات کو عام کرے گی۔

اب آپ ہی بتائیے کہ اس طرح کے کفر نواز تعلیمات کو مسلمانوں میں پھیلا یا گیا تو کیا حال ہوگا ان کے دین و ایمان کا۔

○ آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھا ہوگا کہ علمائے دیوبند کا متفقہ عقیدہ ہے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کرنا گدھے اور بیل کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا برا ہے۔ حضور کا تصور کرتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور نمازی فعل شرک کا مرتکب قرار پائے گا۔

لیکن خود بھانوی صاحب کا فتویٰ اپنے تصور کے بارے میں کیسا ملاحظہ فرمائیے۔



## — عورتوں کو مزید تاکید فرماتے ہیں

[کہیں بیاہ شادی عقیقہ وغیرہ میں مت جاؤ  
اور نہ اپنے یہاں بلاؤ۔ قصد السبیل ص ۲۴]

قسم ہے آپ کو غیرت حق کی یہاں چند لمحوں کیلئے رک جلیے اور سوچئے  
کہ کھانہ کی صاحب کی ان جملہ ہدایات و تعلیمات پر عمل کرنے کے بعد کیا حال ہوگا۔  
مسلم سماج و معاشرے کا۔ اور زندگی کے وہ پروگرام جس میں اجتماعیت کو دخل  
ہے۔ وہ کیوں کر وجود میں آئیں گے۔ جب کہ خوشی دہنی کے موقع پر جب کوئی کسی  
سے تعلق نہ رکھے گا۔ اور نہ ہی شریک ہوگا۔

اب ان حالات میں آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ تبلیغی جماعت مسلمانوں میں اس  
طرح کی گمراہ کن تعلیمات کو پھیلانے کے اور کیا نتائج پیدا کرنا چاہتی ہے  
کہ گمراہ مسلمانوں میں عقیدہ و خیال کے اختلافات کی جنگ چھڑ جائے۔

**تقویٰ سے انکار** آخر میں تقانوی صاحب کی پیٹ پرستی

حلال و حرام میں لا پرواہی ملاحظہ فرمائیے۔ کمالات اشرفیہ ص ۱۲

[فرمایا کہ دعوت اور ہدیہ میں حلال و حرام کو زیادہ نہیں دیکھتا  
کیونکہ میں متقی (پرہیزگار) نہیں ہوں]

ایسی بد عقیدگی گمراہ کن، رسول دشمن عبارتوں، اور حوالوں کے بعد ایمان  
کا تقاضہ ہے کہ سخت نفرت و ملامت کا اظہار کیا جائے اور ایسے لوگوں کی صحبت  
و کتابوں سے سخت پرہیز کیا جائے۔ اگرچہ وہ دینداری ہی کی باتیں کریں۔ یہی ایمان کا تقاضہ ہے

تبلیغی جماعت کے اکابرین کی انگریز دوستی  
انگریز سمات سمندر  
پار سے آیا ہوا ایک



بلکہ سوچئے اور انصاف و دیانت داری سے کام لیجئے کہ ہندی مسلمانوں پر کس قدر ایسلام و آزماتش کا دور تھا۔ مسلمان اپنے ہی ہاتھوں اپنا گھر بھونک رہا تھا۔

{ اے چشم شعلہ بار ذرا دیکھ تو سہی }  
{ یہ گھر جو جبل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو }

انھیں علماء کے سرخیل مولوی اسماعیل دہلوی جس وقت انگریز کے اشارے پر میدان جنگ میں جا رہے تھے تو لکھنؤ اسٹیشن پر سے گزرتے وقت صوفی عبدالرحمن صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے خدادید بزرگ و ولی کامل تھے۔ ان سے مولوی اسماعیل دہلوی نے کہا کہ جنگ سے واپس آکر میں تمہاری خبر لوں گا۔

صوفی عبدالرحمان نے کہا کہ یہ اس وقت ممکن ہے جبکہ جنگ سے تمہاری واپسی بھی ہو سکے۔ (تنویر الجنان)

ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ اس جنگ زرگری میں کون سا جذبہ کار فرما تھا۔ ایک عام آدمی بھی نتیجہ نکال سکتا ہے۔ کہ مولوی اسماعیل دہلوی اس جنگ کے بہانے انگریز بہادری کی خوشنودی حاصل کر کے علماء حق سے انتقام لینا چاہتے تھے۔ تبلیغی جماعت کے بزرگوں کی تحریری سند اور حوالہ بھی پیش کر دیا جائے تاکہ بات سچی دستند ہو جائے۔

۱۔ حوالہ تذکرۃ الرشید ص ۳۷

تبلیغی جماعت کے مسلمان بزرگ اور مجدد و قطب الارشاد مولانا رشید احمد

گنگوہی کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

بعض کے سر پر موت کھیل رہی تھی انھوں نے کہنی رانگریز گورنمنٹ کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا۔ اور اپنی رُم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔

غور فرمائیے اب بھی انگریز دوستی سے انکار کیا جاسکتا ہے۔



تذکرۃ الرشید کی دوسری جہدات اول صنف پر ملاحظہ فرمائیے۔ جو سراسر انگریز دوستی میں ڈوبی ہوئی ہے۔

جب میں حقیقت میں سرکار (برٹش) کا فرمانبردار ہوں ان  
تھوٹوں سے میرا بال بھی ہیکانہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار  
مالک ہے۔ اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔

انگریز بہادری کی فرمانبرداری ہو تو ایسی ہو۔ کہاں تو ایک طرف یہ نظریہ کہ محمد  
دعویٰ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں۔ اور انگریز کے قدم پر سر بسجود ہوئے۔ اس طرح  
کہ سرکار ہی مالک و مختار ہیں۔ جو چاہیں سو کریں۔

ناظرین! آپ نے گذشتہ ادراک میں پڑھا ہوگا کہ یہی تسلیم جماعت کے  
مجدد وقت و قہب الارشاد ہیں۔ جنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ۔

تذکرۃ الرشید جلد دوم ص ۱۷

سن لو کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور  
بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت  
و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔

غور فرمائیے! سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے تو کیا مان لیا  
جائے کہ برٹش گورنمنٹ کی فرمانبرداری حق ہے۔ اور کیا مان لیا جائے کہ ہدایت و  
نجات اسی کی فرمانبرداری و اتباع پر موقوف ہے؟ کیونکہ آنجناب ہی کی اتباع پر  
ہدایت و نجات موقوف ہے۔

دیکھئے کس طرح لوگوں کو انگریز کی فرمانبرداری کا درس دیا جا رہا ہے۔ پھر یہ بھی  
تو دیکھئے کہ صرف نبی ہی اپنی اتباع کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ کوئی غیر نبی نہیں کر سکتا۔  
یہ ہے رسول دشمنی اور انگریز دوستی کا جیتا جاگتا مظاہرہ  
درس توحید بھول گئے۔ خدا کی ذات سے اعتماد و توکل جاتا رہا۔ عشق و ایمان



واشاعت سے کیا تعلق ہے؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

گذشتہ صفحات میں مولانا ایساں کا بیان بالکل مبہنی برحق ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

ملاحظہ ہو!۔ میاں ظہیر الحسن میری مدعا کوئی پاتا نہیں لوگ سمجھتے ہیں یہ تحریک صلاۃ ہے۔ میں بقسم کہتا ہوں ہرگز یہ تحریک صلاۃ نہیں۔ بڑی حشر سے فرمایا کہ ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے۔

اس تعاون و مدد کا اور کیا مفاد ہو سکتا ہے۔ کہ مجھ سے روپیہ لو۔ اور مسلمانوں کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لو۔ اور جب ان پر قابو پا جاؤ تو اپنے اعدائے شرعیہ کا سہارا لیکر مسلمانوں میں نئے نئے عقیدے پھیلاؤ۔

اولیاء اللہ کی قبروں پر جانے والوں کو بدعتی کہنا۔ یا رسول اللہ کہنے والوں کو مشرک کہنا۔ میلاد شریف کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ دینا۔ نبی کے علم کو شیطان کے علم سے کم کہنا۔ نبی کی ہمسری کا دعویٰ کرنا۔ نبی کے علم کو ہر جی، مجنوں، پاگل و گائے، بیل، گدھے و جد بہائم و حیوانات کے برابر بتانا۔

عرس و فاتحہ کرنے والوں کو منہ چڑانا۔ تو خود ہی مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائیگی، اس طرح سے ہم، تم، دونوں کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ تم ایک ٹولی کے قائد ہو جاؤ گے۔ اور مسلمانوں کا افراق و انتشار دیکھ کر ہم بھی چین و سکون کی بانہری بجائیں گے۔ یہ ہے تبلیغی جماعت کا پس منظر اور اس کی دور دھوپ کا نتیجہ۔

علیٰ نقوی تبلیغی جماعت کے مسئلہ مادر زاد دلی، حکیم الامت، جامع المجددین و حجۃ اللہ فی الارض کے دربار میں۔ انگریز دوستی کا راز معلوم کریں۔

(مکالمۃ المصدرین ص ۱۱۱ پر ملاحظہ فرمائیے۔)



مَشْرِقِ یُوپِی کی صلیب نثار

دینی درس گاہ

جامعہ رضویہ شمس العلوم و آرزو انگریزی و عربی و ہندوستان  
پٹنہ (بھوپال)

جس کا بنیادی مقصد نور و شعور، دین و دانش اور علم  
و آگہی کی ضیا پائشیوں کے مختلف شعبہ حیات کے ذریعہ ایسے با  
کمال افراد پیدا کرنا ہے۔ جو دینی سعادتوں کے علاوہ دنیا  
کی برکتوں سے بھی آبدار و مستند طریقہ پر فیضیاب ہو سکیں۔  
ان تمام تر منصوبوں کو مرکز کو حیدر بنانے میں ہماری مدد فرمائیے  
ع و ابستہ و شجر سے امید بہار رکھو

آپ کا ایوب شریف نقادری غفرلہ



سے داخل ہوئی۔ اور آج تک مسلمانوں کے بدن میں ناسور بن کر رہی ہے۔  
اقبال شاعر مشرق نے کہا تھا۔

عجم ہنوز نہ داند رموز دین ورنہ  
زد یو بند حسین احمد ایں چہ پو العجبت  
(ڈاکٹر اقبال)

## ایک ذہنی انتشار اور اس کا علاج

تبلیغی جماعت کے عقائد و افکار پچھلے ادوار میں پڑھ کر آپ کو اس وقت حیرت ہوگی۔ جب حالات سے ان کی مطابقت کرنا چاہیں گے۔  
اور آپ پوچھیں گے کہ تبلیغی اجتماعات میں اسلام کی صرف موٹی، موٹی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ اعتقادی مسائل پر تو کچھ کوئی بولتا ہی نہیں۔  
لہذا بدعقیدہ بنانے اور مذہب کی تبدیلی کا الزام کیونکر درست ہوگا۔ تو  
میں عرض کروں گا کہ ہر جماعت یا تحریک کے کچھ اپنے مقاصد ہوتے ہیں۔ اور کچھ ان  
مقاصد کے حصول کی پالیسی ہوتی ہے۔ یہ پالیسی ہے مقصد نہیں۔ مقصد و پالیسی کے  
درمیان فرق نہ کرنے سے صرف تبلیغی جماعت ہی سے نہیں بلکہ دنیا کی بہت ساری گمراہ  
سے گمراہ دہشک جماعتوں سے دھوکا کھایا جاسکتا ہے۔  
کیونکہ کسی جماعت یا تحریک کے لوگ یہ کہتے ہوئے نہیں آتے کہ ہم لوگوں کا مذہب  
و اعتقاد بدلنے نکلے ہیں۔

بلکہ اپنی طرف بلانے کے الفاظ و لکش، ہمہ گیر، مشفقانہ و صاف ستھرے ہوتے  
ہیں۔ اسٹیج پر تو عقل و ذہانت کی ساری صلاحیتیں اس بات پر خرچ ہوتی ہیں کہ زیادہ  
سے زیادہ اجنبی لوگوں کو اپنے قریب لایا جائے۔ اور فکر کا شکار تو اسٹیج پر نہیں بلکہ اپنے  
بنائے ہوئے ذہنی ماحول میں ہوا کرتا ہے۔



[دہلی نظام الدین بستی تک چلے گا وہ مکمل جنتی ہو جائے گا۔]

سفر کی حالت میں آدمی اپنی دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہو کر رہ  
**نازک گھڑی** | جاتا ہے۔ اور انھیں لوگوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ جو شریک سفر

ہوتے ہیں۔ اور چونکہ تبلیغی جماعت کی یہ چلت پھرت مذاہبی پاکیزگی کے جذبے سے وابستہ  
 ہے اس لئے پہلے ہی قدم پر ایک قابل اعتماد مرشد کی طرح امیر جماعت کی سربراہی اور ان  
 کے ساتھ ایک نیاز مند ذہن سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ اور امیر جماعت  
 کے ہاتھ میں ساتھیوں کے تمام مصروفیات اور اس کے نظام الاوقات کا سارا اختیار منتقل  
 کر دیا جاتا ہے تاکہ ساتھیوں میں سے کوئی بھی ماحول کی گرفت سے آزاد نہ ہونے پائے۔

فرمانبردار نیاز مندوں کی ٹولی کسی آبادی میں اپنی پسند کی مسجد میں قیام کرتی  
 ہے۔ اور امیر جماعت کی سرپرستی میں آبادیوں کا گشت لگا کر واپس لوٹنے کے بعد  
 ساتھیوں کی ایک مخصوص مجلس تعلیم منعقد ہوتی ہے۔ جس میں باہر کا کوئی آدمی  
 شریک نہیں ہوتا۔

یہی وہ نازک گھڑی ہوتی ہے جسکی زد سے بچ نہ سکا ہر شخص کا کام نہیں،  
 اور شکاری کے شکار کرنے کا معاملہ اور ذہن و فکر پر چھاپہ مارنے کا عمل شروع  
 ہو جاتا ہے۔

وماغی تطہیر کا عمل | وماغی تطہیر ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ یعنی کسی بھی نئے  
 آدمی کو ذہنی طور پر تائب و بدل دیا جائے کہ وہ ہر طرف سے

کے لئے صرف جماعت کا ہو کر رہ جائے۔ ماضی کی یادوں کو بھلا کر جماعت کے ماحول  
 میں ڈھل جانے کیلئے تیار ہو جائے۔ یہیں سے تبلیغی جماعت کے پرانے کارکن  
 کہاں احتیاط کے ساتھ ذہنی و دماغی تطہیر کا عمل شروع کرتے ہیں۔

یہ عمل درجہ بہ درجہ آگے بڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک سفر ختم ہونے  
 کے بعد نئے آدمیوں کو کسی لیے سفر کیلئے آمادہ کیا جاتا ہے۔ متعدد بار تبلیغی



نہیں کہ تم اپنا مذہب تبدیل کر دو۔ اور اپنے پانے سیکڑوں سالہ عقیدے سے دست بردار ہو جاؤ۔ رسول اکرم علیہ السلام کی تعظیم و توقیر سے ذہن خالی کر لو۔ میلاد و قیام کو حرام سمجھو، خالق ہی روایات کو شرک قرار دو، اور درگاہوں سے بت خانے کی طرح نفرت کرو۔ ماحول کے اثرات اور نئے تعلقات کے تقاضوں کے دباؤ سے خود بخود ایک ایک کر کے ان سب سے عقائد و نظریات سے یکسر دست بردار ہو جانا ہے۔ جنہیں تبلیغی جماعت والے شریک رسکوں سے تعبیر کرتے ہیں۔

ذہنی ارتداد کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ سیکڑوں سال کے جانے پہچانے مذہب و اعتقاد کو باطل سمجھ کر ٹھکراتے ہوئے اسے ذرا بھی قلق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنے دین و ایمان کا خون کرنے کے بعد اس خوش فہمی میں مبتلا رہتا ہے کہ بے دینی کی زندگی سے نکل کر اب وہ صحیح دین کی راہ پر لگا ہے۔

اور اسی طرح تبلیغی جماعت کے ہاتھوں مسلمانوں کے دین و ایمان کا خاموش قتل جاری ہے، جس میں آپ کی ایک بوند بھی نہیں بچتی اور تلوار کی دھار پر خون کا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن اب تک وہ لاکھوں مسلمانوں کے دین و ایمان کا خون کر چکی ہے۔



سمانے ہیں۔ اس لئے آپ کا عطا فرمودہ نظام حیات سب پر حاوی ہے۔ نہ ماضی میں  
نبی کے قانون کو چیلنج کیا جاسکتا تھا اور نہ عصر جدید میں چیلنج کی طاقت ہے کہ نبی آخر الزما  
علیہ السلام کے قانون سے بہتر کوئی قانون پیش کر سکے۔ اور نہ ہی عصور مستقبلہ میں یہ ممکن  
ہے۔

لہذا جہاں رہتی دنیا تک کے لئے قانون حیات دیا جا رہا تھا وہیں آنے والے  
حالات و حوادثات سے بھی اپنی امتیوں کو آگاہ فرمایا جا رہا تھا۔ تاکہ مسلمانوں کے  
آنے والی نسلیں اچانک کسی حادثہ سے دھوکا نہ کھا جائیں۔  
نچانچہ آگاہ فرمایا گیا۔

ستفترق امتی ثلاث سبعون	میری امت تہتر گرد ہوں میں بٹ جائیگی
فرقة کلہا فی النار الا واحدة	ایک کے سوا سب جہنمی ہوں گے۔

اور اس اجمال کی قدرے تفصیل بھی موقع بہ موقع فرمایا جاتا رہا۔

يَا تَوْنُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَا تَوْنُ كُمْ مِنْ الْاَحَادِيثِ بِمَالِكُمْ تَسْمَعُوْنَ اَنْتُمْ وَاَبَاكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يَصِلُوْنَ اَنْتُمْ وَاَيُّكُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ	آخر زمانے میں جھوٹے دجال آئیں گے تم پر ایسی باتیں پیش کریں گے کہ تم تو تم ہو تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوگی ان سے بچو، انکو دور رکھو۔ تمہیں گمراہ نہ کر دیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔
---	--

(آخر جہدِ مسلم)

اس فرمان میں آخر زمانے میں جھوٹے دجالوں کے آنے کی خبر دی گئی۔ اور ان  
سے دور رہنا اور انکو دور رکھنے کا حکم دیا گیا۔ کہ کہیں تمہیں بہکا نہ دیں، گمراہ نہ کر دیں  
فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اور جس فرقہ سے اسلام و مسلمانوں کو زیادہ نقصان پہنچنے والا  
تھا، اس کی تفصیلی حالات و خصوصیات ہمارے سچے نبی کے سچے دربار سے اس طرح  
نشر کیا گیا۔

جیسا کہ آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھا ہوگا کہ باوجود اصرار کے سرکارِ دو عالم



نجد صدیوں گھجاب گمنامی میں رہا۔ اگر نجد میں ایسی محضوں نہ پیدا ہوتے تو شاید کوئی جانتا بھی نہیں کہ نجد بذریعہ العرب کا کوئی حصہ ہے۔ پھر تیرھویں صدی کے آغاز میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق ابن عبد الوہاب نجدی (قرن الشیطان) کا وہاں سے ظہور ہوا تو دنیا کے گوشہ گوشہ نے حرمین شریفین میں اسکی نادر شاہی و قتل عام اور اس کے گروہ کی خونریزی اور سفاکی کیوجہ سے نجد کو جانا۔

○ — جبیب پروردگار کے عالی دربار سے بار بار نجد سے اٹھنے والے انتہائی غلیظ پُر فریب، شیطانیت سے بھرپور فتنے کی خبر دی جاتی رہی۔ چنانچہ بارہا جبیب پروردگار اپنے فصیح ترین خطبوں میں اپنی امت کو خبردار فرماتے ہوئے، شیطانی گروہ کے نکلنے کی جگہ اور سمت کی وضاحت فرماتے رہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا — (بخاری شریف)

<p>عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو مستقبل المشرق یقول الا ان الفتنۃ ہما حیث یطلع قرن الشیطان</p>	<p>حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود سنا جب کہ سرکارِ کارخِ انور پورب کو تکھا فرما رہے تھے کہ بیدار ہو جاؤ فتنہ (نجد کی طرف) اس جگہ ہے یہاں سے شیطان کی سنگ رباری (ظاہر ہوگی۔ بخاری)</p>
---	---

○ — حضرت ابوسعید خدری نے کسی موقع پر اسی فرمان کے ساتھ اتنا اور سنایا

<p>یَقْرَؤَنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُونَ اَفْئِئِمَ یَمْرُقُونَ مِنَ الدِّینِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَةِ لَا یُعَوِدُ وَفِیْہِ حَتٰی یُعَوِدَ السَّهْمُ اِلٰی فَوْقِہِ قِیلَ مَا سِیَئِمُ</p>	<p>قرآن پاک پڑھیں گے مگر ان کے گلوں سے نہ اترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے ترشکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر ان کا مسلمان ہونا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے ترکِ واپسی</p>
---	---



فرمایا شیر خدا نے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ عنقریب آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی۔ جو کس دن و ناسخ کا ر (بیوقوف) ہوگی۔

یقول من قول خیر البریہ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السم

حدیث بیان کریں گے مگر ایمان ان کے نزعوں سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ (بخاری شریف)

— حضرت انس رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ سرکارِ دو جہاں نے ارشاد فرمایا۔

سیکون فی امتی قوم یدعون الی کتاب اللہ ولیس منافی شئ

عنقریب میری امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو کتاب اللہ کی طرف بلا لگی اور ہم سے اسکا کوئی واسطہ نہ ہوگا

— دربارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نشر کردہ پیشین گوئیوں میں جس پر فریبِ فتنہ پرور، اور اسلام و مسلمانوں کے لئے انتہائی نقصان دہ جماعت کی علامتیں و نشانیاں ہم تک پہنچی ہیں۔ ان کو ذہن نشین کر کے اگر آپ اس کی مطابقت کرنا چاہیں گے تو شوقِ فیصد درست پائیں گے۔ مثلاً۔

(۱) فجاء رجل کث اللحية الخ (مشکوٰۃ شریف)

گھنی داڑھی، اونچے، اونچے رخسار، گہری آنکھیں، ابھری ہوئی پیشانی منڈاسر، اور اونچا تہبند۔ یہ ابوالوہاب سیہ کا نقش تھا۔

ع { میرے دو تندرست، دوسرے منڈا، اور سر بسر فتنہ }  
{ یہ گستاخ نبی کا مختصر ایک خاکہ ہے }

(۲) قال سبھاہم التحلیق (بخاری شریف)

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی۔ (جیسا کہ آپ نے پڑھا ہوگا)

وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ حلقوم دیکھنے سے نیچے نہ اترے گا۔

حناجرہم و تراقبہم (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)



نماز روزہ کے خوب پابند ہوں گے، تقویٰ و پرہیزگاری کا خوب ڈھنڈورا پیٹیں گے اور وہ ایسی باتیں کریں گے کہ تم تو تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوگی۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

**لیکن دیکھنا** | ان کا قرآن پڑھنا حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے یرکان سے نکل جاتا ہے۔ ایمان ان کے زخروں سے نیچے نہ جائے گا۔ ہم سے ان کا کوئی واسطہ نہ ہوگا۔ وہ کبھی اسلام میں واپس آنے والے نہ ہوں گے۔ جیسے یر واپس نہیں آتا۔

**خبردار، ہوشیار!** | تم ان کو دور رکھنا اور ان سے دور رہنا لایصلوات ولا یفتنون۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

تبلیغی جماعت کے لوگوں کا کہنا کہ یہ تحریک صلوٰۃ ہے۔ نماز، روزہ داخلہ کی اصلاح کیلئے اٹھے ہیں۔ عقیدہ سے ہم کو کوئی مطلب نہیں۔ آپ نے پڑھا ہوگا ورنہ پھر کچیلے اوراق کو پڑھئے۔ ایک نئی قوم پیدا کرنی تھی۔ دینی دعوت ۳۳ یہ کتنا بڑا فریب ہے۔ آنکھوں میں دھول تھونک کے کسی کو لوٹ لینا یقیناً فعل گناہ ہے لیکن اس سے بھی بڑا گناہ یہ ہے کہ عمل کی دوکان کھول کر ایک مسلمان کا ایمان لوٹ لیا جائے۔

**کان کھول کر سن لیجئے** | تبلیغی جماعت دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش ایک دستہ

ہے۔ ان کے مصنوعی تقدس اور بناوٹی انکسار اور میٹھی، مسیٹی بولیوں کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ یہ بے غرض ناصح کی طرح صاف صاف اپنے دل کی بات نہیں کہتے۔ بلکہ مسکراتے ہوئے ٹھگوں کی طرح ہر وقت شکار کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔



## فرقہ دہابیہ کے بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی کی چند باتیں

۰۔ پچھٹا رکن ! فرقہ دہابیہ کے بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بھائی سلیمان ابن عبد الوہاب اہل علم سے تھے۔ ان کا برابر اس سے مباحثہ

رہتا۔ اس کے فعل و فطرت پر معترض رہتے۔ یہاں تک کہ ہجرت کر کے مدینہ شریف چلے گئے، اور اسکے رد میں کتاب لکھی لیکن وہ اپنی ضد پر ڈٹا رہا۔ ایک دن انھوں نے محمد ابن عبد الوہاب نجدی سے پوچھا کہ اسلام کے ارکان کتنے ہیں؟ ابن عبد الوہاب نے کہا کہ پانچ ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے ایک چھٹا بھی بنالیا ہے۔ کہ جو تم کو نہ مانے وہ کافر ہے۔  
(الدرا السنہ ص ۱۱۱)

۰۔ دوزخ سے آزادی | ایک شخص نے پوچھا رمضان میں اللہ تعالیٰ کتنوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے؟ تو

ابن عبد الوہاب نے جواب دیا کہ ہر رات ایک لاکھ اور آخری رات میں تیس لاکھ۔ تو اس شخص نے کہا کہ تمہارے پیروکار اس کے دسواں حصے کے دسواں نہیں ہوں گے اور بقیہ کو تم کافر کہتے ہو تو وہ کیسے آزاد ہوں گے۔ فیہت الذی کفر ط تو وہ مبہوت ہو گیا۔ کچھ جواب نہ بن پڑا۔  
(الدرا السنہ ص ۱۱۲)

۰۔ نیا دین | مقام درعیہ (نجد) میں ہر جمعہ کو خطبہ دیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ انا اتيکم بدین جدید میں تمہارے پاس نیا دین لایا ہوں۔ (درا السنہ ص ۱۱۹ ص ۱۲۰)

۰۔ چھ سو سال سے سب مشرک ہیں | کسی نے ابن عبد الوہاب سے پوچھا تمہارا دین سلف سے

ملا ہوا ہے یا ان سے الگ؟ تو اس نے کہا حتی مشائخی و مشائخہم الی



ستماء سنة كلهم مشركون -

میرے پیر اور ان کے پیروں کے پرچہ سو برس سے سب مشرک ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

نوٹ ۱۔ اس نے سب کو مشرک بنایا۔ لیکن تبلیغی جماعت، دیوبندی ندوی مودودی سب کے نزدیک وہ شیخ الاسلام ہے۔ حیرت ہے۔ (العیاذ باللہ)

۵۔ وحی والہام کا آنا | اس نے پھر پوچھا کہ تمہارا دین کٹا ہوا ہے تو تم کو کس سے ملا؟ تو ابن عبد الوہاب نے کہا کہ وحی والہام

سے۔ (الدر السنیہ ص ۱۱)

۵۔ حج پر جانے والے مسلمانوں کو مشرک کہا | حج و زیارت کیلئے جانے والے

ایک قافلہ کو گزرتے دیکھا تو کہنے لگا۔ مشرکوں کیلئے راستہ تھوڑا دو یہ مدینہ جا رہے ہیں (الدر السنیہ ص ۱۱۵)

۵۔ مدینہ سے آنے والوں پر ظلم | اس زمانے میں کچھ لوگ احسا سے زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے مدینہ گئے۔ واپسی پر اسکو خبر ہوئی تو ان پر مظالم ڈھائے۔ ان کی وارٹھیاں منڈوا دی گئیں۔ اور انکو الٹا سوار کر کے احسا پہنچایا گیا۔

درود و سلام کو منع کرتا، درود و سلام کی کتابوں کو جلوا دیتا، نماز کے بعد دعا

کو ناجائز کہتا، ایک نابینا متقی مؤذن خوش الحان کو منع کیا کہ اذان کے بعد منارہ پر صلوٰۃ یعنی درود و سلام نہ پڑھا کر دے۔ وہ نہ مانا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا۔ اس پر ابن عبد الوہاب نجدی نے قتل کا حکم دیا۔ اور شہید کرا دیا۔ اور پھر شیخ نجدی نے کہا کہ درات گذارنا فاحشہ کے گھر میں کم گناہ ہے۔ مینارہ



پر درود و صلوٰۃ پڑھنے سے۔ (الدر السنیہ ص ۱۱۶)

○ فقہ کی کتابوں کو جلانا

اس نے فقہ کی بہت سی کتابوں کو جلوا دیا۔ (الدر السنیہ ص ۱۱۵)

○ تفسیر بالرائے

شیخ نجدی اپنے لوگوں کو حدیث، اقوال صحابہ،

و تابعین و تفسیروں سے منع کرتا اور دہابیوں کو

کہتا کہ اپنی سمجھ سے قرآن کا معنی اُگر لے لیا کرو۔

(الدر السنیہ ص ۱۱۵)

○ اکابرین ائمہ پر کفر کی گواہی

جب کوئی شخص جبراً یا خوشی سے دہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا

تو اس سے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے کہ خود اپنے اد پر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا۔ اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر ائمہ سلف سے ایک جماعت کا نام لیکر کہتے کہ ان پر گواہی دے کہ وہ سب کافر تھے۔ اور صاف کہتے کہ چھ سو برس سے ساری امت (اکابر، ائمہ، علماء) سب کے کفر کی گواہی دیدیتا تو قبول تھا اور نہ اسکو قتل کرادیتا۔

(الدر السنیہ ص ۱۲۶)

○ سرمنڈانا

جو اس کے دین و بابیہ میں داخل ہوتا اس کا سر منڈوانا،

اور کہتا کہ یہ زمانے کفر کے بال ہیں۔ اگر کوئی حج کر چکا ہوتا

تو دوبارہ حج کر دانا اور کہتا جو حج کیا تھا وہ زمانہ کفر کا حج تھا۔ اگر کوئی عورت اس کے مذہب میں آتی تو اس کا بھی سر منڈوانا۔

ایک عورت نے یہاں تک کہہ دیا کہ لوگوں کی ڈاڑھیاں بھی منڈوایا کر کیونکہ

وہ بھی تو زمانہ کفر کے بال ہیں۔ (الدر السنیہ ص ۱۲۶)



○ ————— ابن عبد الوہاب کے استاذوں نے اس کے گمراہ و ملحد ہونے کی خبر دی ۔

(الدر السنیہ)

○ ————— شیخ بخاری بتوں و مشرکین کے بارے میں نازل شدہ آیات انبیاء و

ادلیاء اور مسلمانوں پر چسپا کر کے کافر بنانا ۔ ایضاً

○ ————— درود شریف کی کتابیں مثلاً دلائل الخیرات وغیرہ مشہور و متداول کتابوں کو جلا دیتا ۔ ایضاً ۔

○ ————— رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کرتا اور توہین کرنے والے

کو پسند کرتا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ کو معاذ اللہ ڈاکیہ و آئیچی کہتا ۔ اپنے ہاتھ کی لاٹھی کو آپ سے افضل و نفع بخش قرار دیتا ۔ ایضاً

غرضیکہ! وہابیہ دینی عقائد کو بگاڑتے اور افتراق و انتشار پیدا کرتے اور مسلمانوں سے لڑتے جھگڑتے قتل و غارت کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ اور بت پرستوں سے دوستی اور مشرکوں سے تعلقات و مراسم انکا مشہور مشغلہ ہے ۔

تبلیغی جماعت کے وہابی ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ان کے قائدین نے بھی برملا وہابیت کا اقرار کر لیا ہے ۔ ان کے فاسد عقائد و نظریات و رسول دشمنی کی تفصیل پچھلے اوراق میں آپ نے پڑھ لیا ہے ۔ تو اب سنئے کہ تبلیغی جماعت بھی ٹھیک اسی راہ پر چل رہی ہے ۔ جس راستے سے صحرائے نجد کے وہابی درندے گزرے تھے ۔ اور کربلا معلیٰ بلدِ حسینؑ اور حجاز مقدس کی پاک دھرتی پر نہتے مسلمانوں کا قتل عام کیا تھا اور صحابہ کرام و اہلبیت و ادلیاء کرام کے مزارات مقدسہ اور مساجد کو شہید و مسمار کر کے اپنی لرزہ خیز شقاوتوں و عداوتوں کا مظاہرہ کیا تھا ۔

آج تبلیغی جماعت کے کیمپ میں کلمہ و نماز کے نام پر سادہ لوح مسلمانوں کا جو ہجوم اکٹھا ہو رہا ہے ۔ نجد کی تاریخ نگواہ ہے کہ حالات سازگار ہو جانے کے بعد یہی ایک دن غارتگروں کے لشکر میں تبدیل ہو جائے گا ۔ اس لئے ہزرت ہے کہ سیاہ



دن کا سامنا کرنے سے پہلے آج ہی ہم طوفان پر بند باندھنے کی کوشش کریں۔ اور ایک سچے مسلمان مجاہد کی طرح دشمن کی تخریبی سرگرمیوں کا پوری ذہانت کے ساتھ جائزہ لیں۔ دشمن کو دشمن نہ سمجھنا ایک خوفناک غفلت ہے۔ جس کا انجام کبھی بھی بہتر نہیں ہوتا۔

## ۵۔ خبردار مسلمانوں خبردار! تبلیغی جماعت دین کے خادموں کا

کوئی گروہ نہیں ہے۔ بلکہ ایمان کے رہزنوں کا ایک سفید پوش دستہ ہے۔ جو عشق و ایمان کی تباہی و بربادی کیلئے اکٹھا ہے۔ ان کے بناوٹی انگارے و مصنوعی تقدس کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ ان کی ظاہری گفتگو اور شکل و صورت پر نہ جاؤ۔ بلکہ اس ابن الوقت، نقیبہ باز، خطرناک و پراسرار جماعت کی حقیقت خود بھی پہچانو۔ اور ہر ایک مسلمانوں کا دامن تھام کر اسکی اصلی صورت دکھاؤ۔

## ۵۔ تبلیغی جماعت کا آخری فریب تبلیغی جماعت کے لوگ

ہیں، کوئی تحید، کوئی فریب کارگر نہیں ہونا تو حرمین شریفین کی عظمت کا چرچا کر کے سادہ لوح مسلمانوں کی اپنی سچائیت و صداقت پر آخری دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہی مذہب حق و سچ ہوگا وہی عقیدہ و طریقہ حق و صحیح ہوگا۔ جو حرمین شریفین کے خادمین اور ان کے کاہن، اور مسجد حرام و مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے امام و خادما نجدی و ہابی ہیں۔ اگر یہ لوگ غلط ہوتے اور ان کا عقیدہ باطل ہوتا تو کعبہ و مدینہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو نہیں رکھتا۔ اور اگر رب تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہوتے تو انکو حرم میں نہ رہنے دیتا۔ بلکہ نکال دیتا۔ لہذا ہم ہی حق و سچ ہیں۔ کیونکہ ہم بھی وہی ہیں۔

تو سن لیا جائے۔ کہ یہ بھی ایک فریب اور انتہائی درجے کا دھوکا ہے۔



(پچھلے ادراک کو پھر سے پڑھئے)

مسلمانو! جب تم سے ایسی بات کہی جائے تو کان کھول کر سن لو کہ  
ایسی کوئی صراحت اسلام میں نہیں ہے کہ مکہ و مدینہ میں جو بھی حکمراں ہو اور جنگو  
بھی امامت مل جائے اسی کا مذہب و عقیدہ و طریقہ حق و سچ ہے، یہ بالکل غلط ہے  
جھوٹ ہے، فریب ہے۔

ہاں چلتے ہم مان لیتے ہیں کہ نجدی حکومت خدا کی مرضی سے قائم ہوئی ہے۔  
نجدی اماموں کی امامت بھی خدا و رسول کی منظوری و مرضی سے قائم ہوئی ہے۔ اس  
لئے کہ وہ مسجد الحرام و مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام ہیں۔

تو کیا تبلیغی جماعت کے لوگ خلاف عادت ہمارے چند سوالات کے جوابات  
دینا گوارہ کریں گے

سوال نمبر ۱ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، اور ان کی پرستش  
ہوتی تھی۔ اور سیکڑوں سال بتوں کی پوجا ہوتی رہی۔ کیا یہ بھی  
خدا کی مرضی سے تھا؟ اور اگر نہیں تو خدائے تعالیٰ نے کیوں نہیں ان کو فوراً نیست و  
ناہود کر دیا؟ یا پھر خدا مجبور تھا جو بتوں کو اپنے گھر سے باہر نہ کر سکا؟

سوال نمبر ۲ بیت المقدس و مسجد اقصیٰ کے بائیسے میں ہے جب اسرائیل کا  
قبضہ و غلبہ ہے اس کے متعلق آپ حضرات کا کیا خیال ہے  
یہ قبضہ و غلبہ اللہ کی مرضی سے ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو آپ مخالفت کیوں کرتے ہیں  
پھر تو آپ انھیں بھی پیشوائے سلیم کریں۔ اگر نہیں تو پھر اللہ تبارک و تعالیٰ  
ان سے قبلہ اول کو فارغ کیوں نہیں کرا لیا؟ اس پاک اور مقدس مقام مسجد اقصیٰ  
و قبلہ اول سے ان کو کیوں نہیں نکال دیا؟

سوال نمبر ۳ حقیقتاً یزید پلید کی حکومت حجاز مقدس پر قائم رہی بلکہ حجاج  
کی سنگ باری سے خانہ کعبہ بجر و جہا، کیا خلافت یزید بھی



برحق تھتی ؟ اگر برحق تھتی تو شہدائے کربلا کے متعلق آپ کے خیالات کیا ہیں ؟ اور اگر برحق نہیں تھتی تو پھر مسجد حرام اور مکہ و مدینہ پر قبضہ کے کیا معنی ہوں گے ۔

نجدی حکومت سے پہلے حجاز مقدس پر ترکیوں کی حکومت تھتی  
**سوال نمبر ۴** وہ کس کی مرضی سے قائم ہوئی تھتی، فرمائیے ترکی حکومت خدا و

رسول کی مرضی سے قائم ہوئی تھتی یا اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف تھتی، اگر خدا و رسول کی

مرضی سے قائم ہوئی تھتی، کیونکہ آپ کے اصول کے مطابق کسی کی وہاں کی حکومت و امامت کا ملنا ہی اس کے برحق ہونے کیلئے کافی ہے۔ تو پھر نجدیوں، وہابیوں نے

انکا قتل عا کیوں کیا ؟ اور اگر ترکی حکومت خدا کی مرضی کے خلاف تھتی تو قائم کیوں ہوئی ؟

اور پھر وہاں اسوق جو ائمہ تھے وہ حرمین شریفین کے امام تھے یا نہیں ؟ اگر تھے تو ان کو تہ تیغ

کیوں کیا گیا ؟ حرم محترم میں خون کی ندیاں کیوں بہائی گئیں ؟ وہاں کے باشندوں کو

کیوں قتل کیا گیا ؟ ان لوگوں کے مال کیوں لوٹے گئے ؟ مقامات مقدسہ پر تباہی کیوں

نازل کی گئی ؟ صحابہ کرام کے مزارات کیوں پا مال کئے گئے ؟ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی

اللہ عنہا کی قبر شریف کو گولیوں کا نشانہ کیوں بنایا گیا ؟ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

کے مزار شریف کو کیوں روند ا گیا ؟ مساجد کی بے حرمتی کیوں کی گئی ؟ سرکارِ دو عالم صلی

اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش پر گھوڑے کیوں باندھے گئے ؟

کفار و مشرکین مکہ اور منافقین مدینہ کیا مکہ و مدینہ کے باہر رہتے

**سوال نمبر ۵** تھے ؟ اگر نہیں تو پھر وہ کیوں معزز نہیں ؟ وہ بھی تو اسی مقدس

سرزمین کے رہنے والے تھے ۔

فرمائیے کیا حرمین و شریفین پر نجدیوں نے بالجبر قبضہ نہیں کیا ؟

**سوال نمبر ۶** چاروں مصلے انہیں ہٹائے گئے ؟ اپنے مسلک کے امام مقرر نہیں

کئے گئے ؟ سکھوں نے مسجدوں پر قبضہ نہیں کیا ؟ سکھوں و انگریزوں نے ہندوستان

میں مساجد کی بے حرمتی نہیں کی ؟ کیا یہ سب رضائے الہی سے ہوا ؟



بخدا ! ان سمجھوں نے رضائے الہی و قضاے الہی میں فرق نہیں جانا۔ یہ سب  
 کچھ جو ہوا قضاے الہی سے ہو سکتا ہے۔ رضائے الہی سے نہیں۔



[WWW.NAFSEISLAM.COM](http://WWW.NAFSEISLAM.COM)



## دنیاۓ اسلام کا عظیم محقق و مفکر و فقیہ

مجدد دین و ملت، امام اہلسنت و اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

میرے ایک قریبی عزیز نے یہ دردناک کہانی سنائی کہ فاضل نگر میسے تبلیغی جماعت کے ایک مولوی صاحب لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ مولانا احمد رضا بریلوی نے یہ سارا فرقہ انگریزوں کی دوستی و حمایت میں ڈال رکھا ہے۔ اور انگریزان کو انتشار پیدا کرنے کا ذریعہ بنا کر یہاں سے چلے گئے۔ تاکہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں۔ اور متحد نہ ہو سکیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی حیات مبارکہ پر مختصر گفتگو کی جائے۔

تاریخ کی اس سے زیادہ ستم ظریفی اور کیا ہوگی کہ وہ عظیم المرتبت شخصیت جو ماہ تاباں بن کر پورے اسیٹھ سال کائنات کی عظیم دستگوئی میں تابندہ رہی جسے عرب و عجم نے خراج عقیدت پیش کئے۔ جس کے زور قلم نے الحاد و بے دینی کے امنڈتے ہوئے طوفان کے رخ موڑ دیئے۔ جس کی حق گوئی و جرأت مندی نے برصغیر ہی نہیں پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔

- جس نے اپنی بے پناہ قابلیت اور وسعت علم کا سکھ عرب و عجم پر بٹھایا
- جس نے کبھی دجل و فریب، دریا کاری و مکاری کا مکروہ لبادہ نہیں اوڑھا
- جس نے کبھی اتحاد و امن کے نام پر نفاق و مکاری نہیں کی۔
- جس نے کبھی حکمرانوں و فرمانرواؤں کی خوشنودی حاصل نہیں کی۔

حافظ حسن الدین — حبیب اللہ سائیکل والے کی دوکان پر



○ جس نے کبھی کسی دھوکا باز، فریب کار لیڈر کو اپنے دردانے پر بھٹکنے نہیں دیا۔

○ جس نے پچاس سے زائد علوم و فنون پر ایک ہزار سے زیادہ کتابیں و رسائل لکھے۔

○ جس کے قلم کی للکار نے کینہ پرور، تاریک، سازشی، سینوں کے جیسٹھے اڑا دیئے۔

○ جس نے کبھی فخر بھی کیا تو یہی کہا۔

ع اس گلی کا گدا ہولے میں جس میں

مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

ایسے بلند انسان کو غلط و ناروا پروپیگنڈے کا ہدف بنانا کہاں کی شرافت و دیانت ہے۔

مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس پیکر صداقت، اس وقار و متانت، اس عالم دین متین، اس حامل علم و یقین کا نام ہے جسے۔ وَعَلَّمَآهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا کی تعبیر اور اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ کی تصویر والرؤسب خون فی العلم کی تفسیر کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت اس عاشق رسول کا نام ہے جس کی زندگی کا کوئی سانس جس کی حیات کا کوئی پل، جس کے ہوش کا کوئی لمحہ عشق مصطفیٰ کی رعنائیوں سے خالی نہ تھا۔ اعلیٰ حضرت ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳



مسکرائی آبادیاں اجڑ چکی تھیں، قبیلوں سے بسریز محلات کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے تھے، دہلی کے پرشکوہ و جلال آفریں قلعہ اودا سلامیان ہند کے مرقد پر یونین جیمک اہرار ہاتھ تھا۔

سلطان ٹیمو کا حصار ٹوٹ چکا تھا۔ سراج الدولہ کے بے باک نعرے پر جوش و قیادت دم توڑ چکی تھی، علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کے نعرہ حق کی گونج ختم ہو چکی تھی، مولانا عنایت احمد، درد کا کوردی و مولانا سید احمد شاہ مدراسی کے سر کاٹے جا چکے تھے، مولانا کافی تخت دار کی زینت بن چکے تھے، مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی جرات مندی کو لوگ بھولے جا رہے تھے، نا امید یوں کا سیلاب منڈ رہا تھا، مایوسیوں کی گھٹائیں چھا رہی تھیں۔ نام نہاد مجاہدین کہلانے والے مولویوں کا ایک گروہ انگریز کی دوستی کو غنیمت اور بدیسی سرکار کو رحمت اور مشرکوں سے برادرانہ تعلقات کو راہ نجات سمجھ رہا تھا۔

اسی دور کشمکش میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت زیور علم سے آراستہ ہوئے اور پھر حریت حق گوئی کا ایک دلولہ انگریز دور شروع ہو گیا۔ مکر و فریب کے پردے چاک کر دیئے گئے، اور مکاری و عیاری کی نقابیں کھینچ لی گئیں۔ یہ وہ دور تھا۔ جب مسلم خود داری، اور مسلم تہذیب، اور ملی شخصیت کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ جب نام نہاد مجاہدین کا ایک گروہ جہاد پر بھی جا رہا تھا اور فرنگیوں کی دعوت بھی اڑا رہا تھا۔ جب خانہ خدا میں مشرک و مومن کے مابین محبت و مودت کے عہد و پیمان ہو رہے تھے۔

تو ایک اعلیٰ حضرت بریلوی ہی کی ذات تھی جس نے پوری جرات اور انتہائی بے باکی سے شریعت اسلامیہ کی رکھوالی کا حق ادا کیا۔ اور شرعی حکم سے اسلامیان ہند کو آگاہ فرما کر ان کے دھرم کا بھرم کھولا تھا۔



# اعلیٰ حضرت نے فرمایا

موالات مشرکین ایک معاہدہ مشرکین دؤ  
استنانت مشرکین تین مسجد میں اعلائے

مشرکین چار۔

ان سب میں بلابالغہ یقیناً قطعاً لایذروں نے خنزیر کو دہنے کی کھال پہنا

کر حلال کیا ہے۔

۰۔ لَاتَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ (دیکھو) میرے اور

اپنے دشمن کو دوست نہ بنانا۔

۰۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ بے شک مشرک ناپاک ہیں۔

۰۔ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ مومن اور

مومنات ایک دوسرے کے دلی دوست ہیں۔

۰۔ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَقُّ اَنْ يَّرْضَوْهُ اللہ ورسول زیادہ حقدار ہیں

کہ انکو راضی کرو

اس کلمہ حق اور اس لفظ کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ مشرکوں کی دولت انگریز کی سیاست

نام نہاد مولویوں کی خود ساختہ شریعت نے اعلیٰ حضرت کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنالیا اور پھر غلط پروپیگنڈوں سے اس مرد جلیل کی عظیم شخصیت کو پامال کرنے کی ناپاک کوششیں کی گئیں۔

لیکن اس مستردہ یلغار کو اس مرد حق نواز نے نہایت پامردی انتہائی جانفروشی

سے نہ صرف برداشت کیا، بلکہ انہیں کچل کر رکھ دیا۔ اور عظمت مصطفیٰ و عصمت

مجتبے صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہ آنے دی۔

ناظرین کرام! اب آپ ہی بتائیے! میرا استغاثہ آپ کی عدالت میں ہے

میں ہر صاحب بصیرت و بجاہت کی فکر و نظر کو مخاطب کرتا ہوں کہ۔



• — جب نجد سے درآمد کردہ فتنے جہنم لے رہے تھے۔

• — جب مسلمانوں کے مسلمہ معتقدات پر کفر و شرک، بدعت و ضلالت کے آٹے چلائے جا رہے تھے۔

• — جب امکان کذب باری تعالیٰ کا مسئلہ کھڑا کیا جا رہا تھا۔

• — جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم کہا جا رہا تھا۔

• — جب نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجانے کو گھوڑے گدھے کے خیال آجانے سے بدتر لکھا جا رہا تھا۔

• — جب میلاد شریف کو کنہیا کے جہنم دن سے تشبیہ و بیکر ناجائز کہا جا رہا تھا۔

• — جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا بھائی و نمبر دار لکھا دیا جا رہا تھا۔

• — جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چوہے کا چھڑا و چیرا سے تشبیہ دیا جا رہی تھی

• — جب خاتم النبیین کے معنی میں تحریف اور عوام کا خیال کہا جا رہا تھا۔

• — جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو حیوانات بہائم، بچوں اور پاگلوں کے علم کے برابر لکھا جا رہا تھا۔

تو ان حالات میں امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کیا کرتے کیا

خاموش رہتے؟ یا ان کی ہاں میں ہاں ملاتے؟ ان ناپاک نظریات و معتقدات

کو پھیلے دیتے؟ یا ان کوڑھ کے جراثیموں کو فنا کرتے؟

آپ ہی کہیں گے کہ یقیناً اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کو وہی کرنا چاہئے تھا جو

انکی ذمہ داری تھی۔ اور آپ نے وہی کیا۔ ان فاسد نظریات و عقائد کا محاسبہ کیا۔

اور ہر چہار جانب سے آنے والی تمام الحادی محاذات و قوتوں کا مقابلہ کیا۔ عمر عزیز کا ایک

ایک پل باطل نظریات کی سرکوبی میں صرف کیا۔

۱۲۹۲ھ ۱۸۷۸ء میں والد بزرگوار علیہ الرحمہ کے ہمراہ زیارتِ حرمین



شریفین اور حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے۔ مدینہ شریف جاتے ہوئے  
ایک نظم تحریر فرمائی جس کے حرف حرف سے عشق و محبت کے چشے ابلتے ہوئے دیکھ  
جاسکتے ہیں۔ مطلع یہ ہے۔

حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روہنہ دیکھو

کعبہ آؤ دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

اس مقدس سفر میں حرمین شریفین کے اکابر علماء مثلاً مفتی شافعیہ

سید احمد دہلوان اور مفتی حنفیہ عبدالرحمن سراج رحمہما اللہ وغیرہ سے حدیث و

تفسیر وفقہ و اصول فقہ میں سندیں حاصل ہوئیں۔ حرم شریف میں بعد نماز مغرب

امام شافعیہ حسین بن صالح علیہ الرحمہ بغیر کسی سابقہ تعارف کے بے ساختہ آگے بڑھ

کر فاضل بریلوی کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے گھر لے گئے، فرط محبت سے دیر تک آپ کی

نورانی پیشانی دیکھتے رہے۔ اور جوش عقیدت میں فرماتے رہے۔

انی لاجد نور اللہ فی ہذا الجباب

بیشک میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں۔

صراح ستمہ کی سند اور سلسلہ قادریہ کی اجازت اپنے دستخط خاص

سے عنایت فرمائی ۱۳۲۳ھ میں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ دوسری بار حج بیت اللہ

شریف کے لئے گئے۔

اس موقع پر جو نظم لکھی اس کا مطلع یہ ہے۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے

جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

اس سفر میں بھی علماء ہجاز بڑی قدر و منزلت فرمائی۔ ہجاز مقدس کے علماء کرام

و مفتیان حرمین شریفین جس قدر و منزلت سے آپ کو دیکھتے تھے۔ اسکا اندازہ ان تقاریر

کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ جو سام الحرمین میں شائع ہو چکی ہیں۔



ان میں علما کرام و مفتیان حرمین شریفین نے آپ کو ان القاب سے یاد فرمایا ہے۔

معرفت کا آفتاب، فضائل کا سمندر، بلند تارا، دریائے ذخار، بحر ناپید الکنار، یکتائے زمانہ، دین اسلام کی سعادت، دائرۃ علوم کا مرکز، سبحان فیصح اللسان، یکتائے روزگار، وغیرہ وغیرہ۔

علامہ اسماعیل خلیل الکی نے تو یہاں تک فرمایا۔

اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ اس صدی کا مجدد ہے تو بلاشبہ حق و صحیح ہے۔ صرف علماء حجاز ہی نہیں بلکہ دیگر ممالک اور ہندوستان کے علماء کی اکثریت آپ کے تبحر علمی کی معترف تھی اور ہے۔

یہی نہیں بلکہ آپ کے شدید مخالفین بھی آپ کی علمی بصیرت عشق رسول اور ایمان کامل کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے، تو فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کیلئے مزید کسی شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ لہذا ”الفصل مآشہدت بید الاعلاء کے مسند اصول کے تحت چند بیانات ملاحظہ ہوں۔

۵۔ تبلیغی جماعت اور علماء دیوبند کے حکیم الامت و جامع المجددین مولانا اشرف علی تھانوی

۱۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ اگر بھکو مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔

اسوۃ اکابر ص ۵۷ ہفت روزہ چٹان لاہور ۱۱ فروری ۱۹۹۳ء

۲۔ مولانا تھانوی نے فرمایا، میرے دل میں احمد رضا کے لئے بچہ احترام ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتا ہے۔ لیکن عشق رسول کی بنا پر کہتا ہے۔ کسی اور غرض سے نہیں۔

اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام ص ۱۱

بحوالہ چٹان لاہور ۲۳ اپریل ۱۹۹۲ء



۵ — مدرسہ دیوبند کے سابق ناظم تعلیمات مولانا مرتضیٰ حسن درہنگوی کی رائے۔  
 اگر خانصاحب (اعلیٰ حضرت) کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے تھے جیسا  
 کہ انھوں نے انھیں سمجھا۔ تو خانصاحب پر ان علماء دیوبند کی تکفیر فرض تھی۔ اگر وہ ان کو کافر  
 نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔ جیسے علماء اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم  
 کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے۔ تو اب علماء اسلام پر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر و  
 مرتد کہنا فرض ہو گیا۔ اگر وہ مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہیں۔ خواہ لاہوری ہوں یا قدنی وغیرہ  
 تو وہ خود کافر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

(اشد العذاب ص ۱۳)

۵ — علماء دیوبند کے شمس العلماء، کتاب سیر النبی کے مصنف مولانا شبلی نعمانی اعظمی  
 کا بیان۔

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں  
 مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم  
 دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے پرکاوہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔

انوار صوفیہ کوالہ رسالہ الندوہ ص ۱۹۱۲ اکتوبر ۱۹۱۲ء

نوٹ ۱۔ پرکاوہ = یعنی تمام مولوی ان کی علمیت و قابلیت کے سامنے ایک تنکے کی حیثیت  
 نہیں رکھتے۔

مولانا سید سلیمان ندوی جنکی شہرت مولانا شبلی اعظمی سے کچھ کم نہیں ہے۔

۵ — اعلیٰ حضرت، سید سلیمان ندوی کی نظر میں — ملاحظہ فرمائیں۔

اس احقر نے جب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم کی چند کتابیں  
 دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب  
 مرحوم کی ہیں۔ جن کے متعلق کل تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں، اور  
 صرف چند فردی مسائل تک محدود ہیں۔



مگر آج یہ پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکاڑ اور شاہکار نظر آتے ہیں۔ جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے، اس قدر گہرائی تو میرے استاد مولانا شبلی صاحب، و حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمہ، اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب، دیوبندی و حضرت مولانا شیخ التفسیر شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں ہے۔ جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے۔

(ماہنامہ ندوہ ص ۱۱ اگست ۱۹۱۳ء)

۵۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ۱۔ مولانا نور کشمیری سابق شیخ الحدیث دارالعلوم

دیوبند کی نظر میں۔

جب بندہ ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث شریف کی شرح لکھ رہا تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی۔ تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں۔ مگر ذہن مطمئن نہ ہوا۔ بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شرح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں، تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خاں صاحب کی تحریریں سستہ اور مضبوط ہیں۔ جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خاں صاحب ایک زبردست عالم دین و فقیہ ہیں۔

(انوار صوفیہ بحوالہ رسالہ دیوبند ص ۲۱ جماد الاول ۱۳۳۳ھ)

۵۔ اعلیٰ حضرت، مولانا اعجاز علی دیوبندی کی نظر میں۔

احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی ہیں۔ کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خاں کو جسے ہم آج تک کافر، بدعتی، مشرک کہتے رہے ہیں۔ بہت وسیع النظر اور



بلند خیال و ہمت عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے۔ آپ کے دلائل قرآن و سنت سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں۔ لہذا میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن درپیش ہو تو آپ بریلی میں مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی سے جا کر تحقیق کریں۔

(رسالہ النور بمقام بیرون ص ۱۱۱ سوال المکرم مسئلہ ۱۳۴۷ھ۔)

۵۔ اعلیٰ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی نظر میں۔

مولانا احمد رضا خاں کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے۔ کیونکہ وہ بہت بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے، مولانا احمد رضا خاں کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔  
(بادی دیوبند ص ۲ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ)

۵۔ اعلیٰ حضرت مولانا مودودی صاحب کی نظر میں۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں اب تک ہر لوگ سنت غلط فہمی میں مبتلا ہے ہیں۔ ان کے بعض تصانیف اور فتاویٰ کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ جو علمی گہرائی ہم نے یہاں پائی۔ وہ کم علموں میں پائی جاتی ہے۔ اور عشق خدا و رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔

ہفتہ روزہ شہاب لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۷۶ء

بحرف طوالت یہاں صرف آٹھ شہادتیں پیش کی گئی ہیں۔ انہیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بلند پایہ اور مخلصانہ علمی کارناموں کی افادیت کا کرشمہ کہئے کہ مخالفین بھی ایسے بیانات دینے پر مجبور ہو گئے۔

جیسا کہ ہر خاص و عام سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ برصغیر

ہندو پاک و دیگر ممالک اسلامیہ میں واضح اکثریت اہلسنت

و جماعت کی ہے۔ خصوصاً برصغیر میں۔ دیوبندیت و وہابیت اپنی کفری عبارات



دگستاخانہ عقائد کے باعث اس قدر بدنام و ناکام ہو چکی ہے کہ یہاں ان پر اپنے  
جدید طریقہ کی تبلیغ کی راہیں مسدود ہو چکی ہیں۔ باوجود انگریزی دوستی و مال  
و زر کی فراوانی کے وہ ابیت نے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کیلئے سیکڑوں  
رنگ بدسے ہزاروں مکاریوں سے کام لیا۔ مگر ناکام رہے۔ کبھی تبلیغی جماعت  
کالیمیل لگا کر سامنے آئے۔ تو کبھی جماعت اسلامی کے ناکام لوگوں کو دھوکا دینے کی  
کوشش کی، کبھی تحفظ ختم نبوت کے نام پر وہ ابیت کا زہر پلانے کی کوشش کی غرضیکہ  
طرح طرح کے سائن بورڈ لگا کر اسلام و سنت کے نام سے کبھی توحید و رسالت  
کے نام سے مسلمانوں میں گھسنے کی کوشش کی۔ لیکن علماء اہلسنت نے ان کی  
عیاریوں مکاریوں کا پردہ چاک کر کے دکھایا۔

بالخصوص اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا  
خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اور آپ کے جلیل القدر خلفاء و تلامذہ واجحاب نے  
وہ ابیت کی وہ بے مثال سرکوبی فرمائی۔ کہ ہر مسلمان ان کے مکر و فریب سے واقف  
ہو گیا۔

اب آپ ہی بتائیے! کہ یہ کتنا بڑا فریب ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر انگریز  
دوستی کا الزام لگایا جائے تاکہ اپنا دجل و فریب و اصلیت واضح نہ ہونے پائے  
میں کہوں گا کہ نجد سے لیکر دیوبند تک تبلیغی جماعت کا کوئی شخص کبھی بھی  
ایسا ثبوت و حوالہ پیش نہیں کر سکتا کہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے انگریز کی حمایت  
کی ہو۔ ہر حوالہ پر ایک ہزار روپیہ نقد انعام کا چیلنج کرتا ہوں اور عدم ادائیگی کی  
صورت میں یہ روپیہ بذریعہ عدالت بھی وصول کیا جاسکتا ہے۔



# عشق و ایمان کی غیرت کو آواز

تبلیغی جماعت کی گمراہ کن و شرمناک سازشوں کے انکشاف کے بعد ہماری

ایمانی غیرت کا تقاضہ کیا ہے۔ ۱۔

۱۔ ہم پر لازم ہے کہ تبلیغی جماعت کی گمراہ کن بد عقیدگی، رسول و شمن عبارتوں اور حوالوں کے بعد سخت نفرت و ملامت کا اظہار کریں۔ اور ایسے لوگوں کی صحبت اور کتابوں سے پرہیز کریں۔

۲۔ ہم پر لازم ہے کہ گھر گھر جا کر اس خطرے سے لوگوں کو آگاہ کریں کہ تبلیغی جماعت کے تبلیغی گشت و چلت پھرت سے بیکر کلمہ و نماز کی دعوت تک ان میں سے کوئی بھی چیز مدینہ مقدسہ کی نہیں ہے۔ بلکہ نجد کی ہے۔

۳۔ ہم پر لازم ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو بتائیں کہ یہ لوگ دین کا نام صرف اس لئے لیتے ہیں کہ کمال عیاری و فریب سے اپنے خود ساختہ دین سے تمہارے دین کا تبادلہ کر سکیں۔

۴۔ ہم یہ بھی بتائیں کہ اس ساری مذہبی نمائش کے پیچھے ایک پر فریب جال بچھا ہوا ہے۔ تاکہ سادہ لوح امت کا شکار کیا جاسکے۔

۵۔ ہم ایک ایک مسلمان کا دامن بھام کر بتائیں کہ تبلیغی جماعت دین کے خادموں کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ ایمان لوٹنے والوں کا ایک سفید پوش دستہ ہے۔ ان کے بنیادی تقدس اور انکسار کے پیچھے خونناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ یہ کبھی بھی صاف صاف دل کی بات نہیں کہتے۔ بلکہ مسکراتے ہوئے ٹھٹھکوں کی طرح ہر وقت شکار کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔



# لاکھوں سلام

از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری ضلع بنیوہی قدس سرہ العزیز

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام	شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود	گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہرِ یارِ ارمِ تاجدارِ حرم	لونہ سارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود	ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سنے والے وہ کان	کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہارا رہا	اس حسینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا	اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں	ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں	اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور رنجو کی رونی طغنا	اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں	شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند	اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب انکی آمد ہو اور	بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا  
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام